17 TO 23 MARCH, 2025 ☆☆☆ ۱۷ تا ۲۳ مارچ ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

ڈیجیٹل سندھ ایک خواب جس کی تعبیر نظر آنے لگی

3,000 طلباء اور 200 اساتذہ کو آئی ٹی ٹریننگ دی گئی، وزیر اعلیٰ سندھ

صارفین کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے گا، مراد علی شاہ

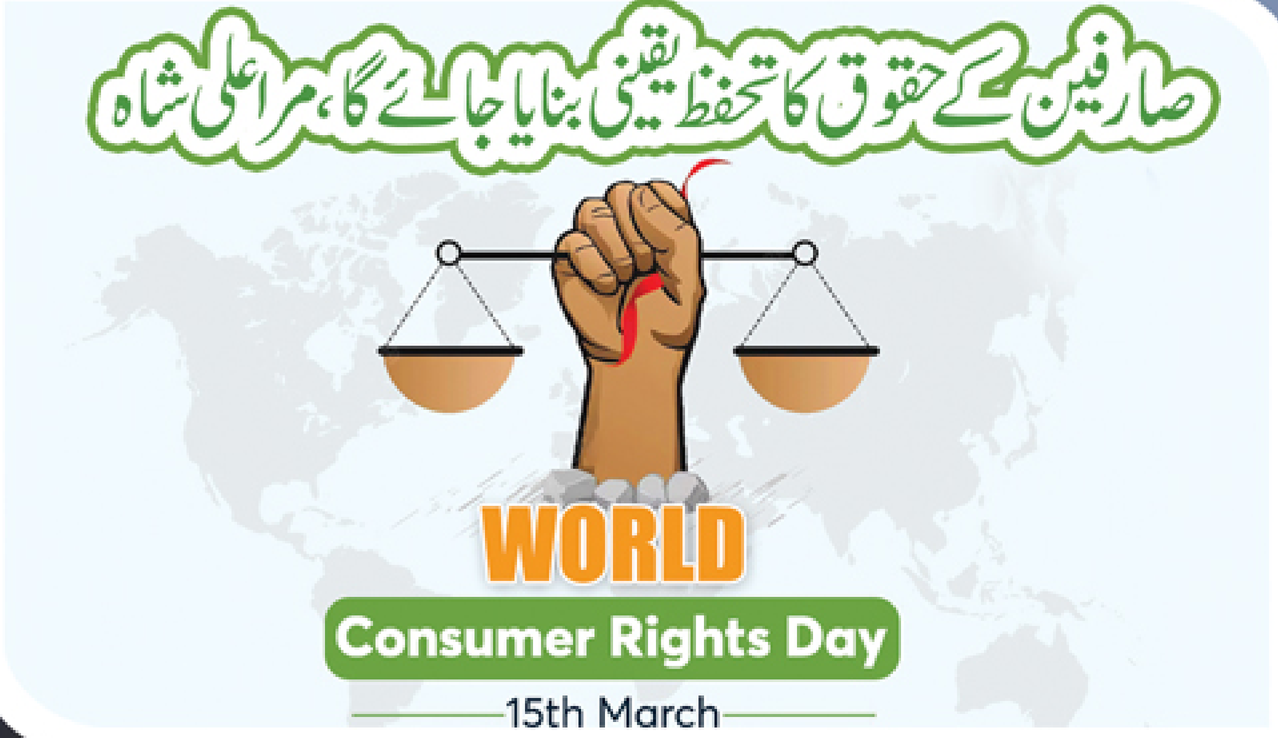

گولڈن ویزا متنازع کیوں ہیں؟

چین میں پاکستانی طلبہ کے لیے تعلیمی مواقع

موبائل فون کا ضرورت سے زیادہ استعمال صحت کیلئے نقصان دہ

صارفین کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے گا، وزیراعلیٰ سندھ

کراچی (کنزیومرواچ نیوز) وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کا عالمی یوم صارفین کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ عالمی یوم صارفین 2025 کی تھیم ''پائیدار طرز زندگی کی طرف ایک درست منتقلی'' رکھی گئی ہے پائیدار طرز زندگی کی ترویج حکومت کی ترجیح ہے، انھوں نے کہا کہ صارفین کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے گا، وزیراعلیٰ سندھ نے انتظامیہ کو ہدایت دی کہ صارفین کو معیاری، محفوظ اور سستی خدمات فراہم کریں گے، انھوں نے کہا کہ عوام اپنے حقوق سے آگاہ رہیں، کسی بھی خلاف ورزی کی اطلاع دیں، وزیراعلیٰ سندھ نے کہا کہ مارکیٹ میں قیمتوں کی نگرانی کے لیے خصوصی کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں عوام کو ریلیف دینے کیلئے غیر منصفانہ قیمتوں اور مہنگائی کے خلاف سخت اقدامات جاری ہیں سندھ حکومت نے ضلع سطح پر صارفین کے شکایتی مراکز قائم کردیے گئے شفاف اور منصفانہ خریداری کا ماحول فراہم کرنا سندھ حکومت کا عزم ہے، انھوں نے کہا کہ عوام معیاری اشیا خریدیں، ناقص مصنوعات کی اطلاع شکایتی مراکز پر دیں۔

سام سنگ گلیکسی اے 56 نے ٹاپ پوزیشن حاصل کرلی

بارسلونا (کنزیومرواچ نیوز) اسپین کے شہر بارسلونا میں منعقد ہونے والی موبائل ورلڈ کانفرنس کے بعد گزشتہ ہفتے کے مقبول اسمارٹ فونز کی فہرست جاری کر دی گئی۔ سال 2025 ابتدائی دو ماہ میں سام سنگ گلیکسی ایس 25 الٹرا نے بڑا عرصہ ٹاپ پوزیشن پر گزارا اور اس کے بعد اب یہ پوزیشن سام سنگ کے گلیکسی اے 56 نے لے لی ہے۔ گزشتہ ہفتے ٹرینڈنگ میں رہنے والے اسمارٹ فونز کی جاری کی گئی فہرست درج ذیل ہے۔ فہرست کے مطابق پہلے نمبر پر سام سنگ گلیکسی اے 56 جبکہ دوسرے نمبر پر شیاؤمی 15 الٹرا موجود ہے۔ سام سنگ گلیکسی اے 36 تیسرے، ٹیکنو فون (3 اے) پر چوتھے، شیاؤمی 15 پانچویں اور ایپل آئی فون 16 ای میکس چھٹے نمبر پر ہیں۔ سام سنگ گلیکسی ایس 25 الٹرا ساتویں، ٹیکنو فون (3 اے) آٹھویں، سام سنگ گلیکسی اے 55 نویں اور 10 ویں نمبر پر انفنکس نوٹ 50 پرو 4 جی براجمان ہیں۔

فالج زدہ شخص کے لیے جدید روبوٹک بازو

کیلیفورنیا (کنزیومرواچ نیوز) سائنس دانوں نے ایک جدید ٹیکنالوجی کا حامل روبوٹک بازو بنایا ہے جو فالج زدہ افراد کو چیزیں تھامنے میں مدد دے سکتا ہے۔ یہ بازو فالج سے متاثر ایک شخص کو نصب کیا گیا جو کافی برسوں سے فالج کے اٹیک کے بعد سے ہل اور بول نہیں سکتا تھا۔ یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سان فرانسسکو کے سائنس دانوں نے اس ٹیکنالوجی کے لیے اے آئی کے ساتھ دماغ کے امپلانٹس کو استعمال کیا۔ دماغ کے اوپر نصب کیے گئے چھوٹے چھوٹے سینسر اس شخص کی فعالیت کی نشان دہی کرتے ہیں جس کو ایک کمپیوٹر سمجھ کر روبوٹک بازو کو قابو کرتا ہے۔ یہ بازو چیزوں کو پکڑ سکتا ہے، ہلا سکتا ہے اور چیزوں کو چھوڑ سکتے ہیں۔ جامعہ کے نیورولوجسٹ پروفیسر کرونیش گنگولی کا کہنا تھا کہ انسانوں اور اے آئی کے درمیان اشتراک دماغ اور کمپیوٹر انٹرفیسز کا نیا فیز ہے۔

کراچی کا لڑکا AI سے لاکھوں کمانے لگا

کراچی (کنزیومرواچ نیوز) کراچی کے ایک 13 سالہ لڑکے نے سیلانی ویلفیئر سے AI کورس مکمل کرنے کے بعد شاندار کامیابی حاصل کی ہے جس سے اسے ماہانہ 500,000 روپے ملتے تھے۔ ایک انٹرویو میں، کراچی کے اورنگی ٹاؤن کے رہائشی، کاشان عدنان نے اپنی کامیابی کا سہرا سیلانی ویلفیئر سے مکمل کیے گئے AI اور چیٹ بوٹ ڈویلپمنٹ کورس کو دیا۔ اس نے ویب اور موبائل ایپ ڈویلپمنٹ کا کورس بھی مکمل کیا۔ کاشان عدنان نے انکشاف کیا کہ وہ ماہانہ 500,000 روپے کماتے ہیں۔ نوجوان کاروباری نے کہا کہ اس نے آغاز ٹیک کے نام سے اپنا اسٹارٹ اپ شروع کیا ہے جس کے ذریعے وہ بین الاقوامی گاہکوں کو خدمات فراہم کرتا ہے۔ وہ 100 سے زیادہ طلباء کو بھی پڑھاتا ہے، اپنے علم اور ہنر کو دوسروں کے ساتھ بانٹتا ہے۔

گوگل نے نئے اے آئی فیچر کی آزمائش شروع کردی

واشنگٹن (کنزیومرواچ نیوز) گوگل نے نئے اے آئی فیچر کی آزمائش شروع کر دی، یہ ٹول کمپنی کے آرٹیفیشل انٹیلی جنس فیچرز کو پورے پلیٹ فارم متعارف کرانے کے منصوبے کا حصہ ہے ٹیکنالوجی کمپنی گوگل نے اے آئی اونلی سرچ ٹول کی آزمائش شروع کردی۔ آزمایا جانے والا یہ ٹول کمپنی کے آرٹیفیشل انٹیلی جنس فیچرز کو پورے پلیٹ فارم متعارف کرانے کے منصوبے کا حصہ ہے۔ گوگل کے جدید جیمنائی 2.0 ایجنٹ سے چلنے والا نیا اے آئی موڈ انٹرنیٹ پر موجود معلومات کو دکھانے کے بجائے بتا کر کام کرتا ہے۔ لنکس کی فہرست دینے کے بجائے یہ نیا فیچر گوگل کا وسیع سرچ انڈیکس کا استعمال کرتے ہوئے سوالات کے جوابات ترتیب دیتے ہوئے زبانی انداز میں بیان کرتا ہے۔ سرچ جائنٹ نے بدھ کے روز ایک بلاگ پوسٹ میں اعلان کیا کہ آپ اپنے دماغ میں موجود کوئی بھی چیز پوچھ سکتے ہیں اور اے آئی پر مبنی جواب حاصل کر سکتے ہیں۔

پاکستان جلد پہلی بار اپنے خلاباز خلائی وسعتوں میں بھیجے گا

لاہور: (کنزیومرواچ نیوز) پاکستان جلد پہلی بار اپنے خلاباز خلائی وسعتوں میں بھیجے گا جس سے ملک میں سائنس و ٹیکنالوجی کی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا۔ تیانگونگ خلائی اسٹیشن پر پاکستانی خلابازوں کو چینی ساتھی تربیت دیں گے، مشترکہ سائنسی و تحقیقی سرگرمیاں پاک چین دوستی کو مزید مضبوط بنائیں گی۔ پاکستانی خلاباز چین کے تیانگونگ خلائی اسٹیشن میں چینی خلابازوں کیساتھ مختلف خلائی مشن انجام دیں گے 1. لاکھ کلو وزنی اور 55.6 میٹر طویل تیانگونگ خلائی اسٹیشن 2022ء میں اس وقت بنایا گیا جب امریکہ نے یہ الزام لگا کر چینی خلاباز اپنے خلائی اسٹیشن سے نکال دیے کیونکہ یہ چینی فوج کے جاسوس ہیں۔ چین نے کم وقت میں تیانگونگ خلائی اسٹیشن بنا کر امریکہ کو دکھا دیا کہ وہ اپنا خلائی اڈہ بنانے کی صلاحیت و قابلیت رکھتا ہے، اس خلائی اسٹیشن کے اس وقت 3 حصے ہیں، انہیں 6 کیا جائے گا۔

چین نے 'ڈیپ سیک' کے بعد ایک اور حیران کن چیٹ باٹ تیار کرلیا

بیجنگ (کنزیومرواچ نیوز) چین نے 'ڈیپ سیک' کے بعد ایک اور حیران کن چیٹ باٹ تیار کرلیا، چین نے ڈیپ سیک کے بعد مینس نامی چیٹ باٹ کرکے مصنوعی ذہانت کے میدان میں ایک اور اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ مینس مصنوعی ذہانت کا پہلا ماڈل ہے جو انسانی ہدایات کے بغیر خود سے فیصلے کرنے کی اہلیت رکھتا ہے جسے چینی کمپنی 'علی بابا' کے ذیلی ادارے 'مانیکا' نے تیار کیا ہے۔ ماہرین کے مطابق مینس کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ خودکار طریقے سے نہایت پیچیدہ ٹاسکس سرانجام دے سکتا ہے اور اس کے لیے انسان کی طرف سے انسٹرکشنز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ رپورٹس کے مطابق اس ماڈل کو کاروباری اعداد وشمار کے تجزیے اور ترتیب، براؤزنگ اور ریسرچ جیسے شعبوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس ماڈل کو نہ صرف اوپن اے آئی بلکہ گوگل اور اینتھروپک جیسے ٹولز کے متبادل کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ ماہرین اور صارفین دونوں نے اسے ڈیپ سیک سمیت دوسرے اے آئی ماڈلز سے بہتر قرار دیا ہے تاہم اسے فی الحال محدود طور پر پیش کیا گیا ہے اور اسے مارکیٹ میں پیش ہونے میں ابھی وقت لگے گا۔

گوگل میپس لوکیشن ہسٹری میں بڑی تبدیلی

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) گوگل نے 2023 کے آخر میں اعلان کیا تھا کہ میپس لوکیشن ہسٹری کو کلاؤڈ سرورز سے صارفین کے فونز میں منتقل کیا جائے گا اور اب اس حوالے سے اہم پیش رفت سامنے آگئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق کمپنی نے تصدیق کی ہے کہ 18 مئی 2025 تک تمام صارفین کا ٹائم لائن ڈیٹا کلاؤڈ سرورز سے مکمل طور پر حذف کردیا جائے گا اور اس کے ساتھ ہی فونز میں محفوظ تین ماہ سے زائد پرانا ڈیٹا بھی خودکار طور پر ڈیلیٹ ہو جائے گا۔ گوگل کے مطابق صارفین کی پرائیویسی کو بہتر بنانے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ لوکیشن ہسٹری اب کلاؤڈ کے بجائے صرف صارف کے ذاتی فون تک محدود ہوگی۔ اس تبدیلی کے بعد ٹائم لائن ڈیٹا دیگر ڈیوائسز پر منتقل یا ویب ورژن کے ذریعے استعمال نہیں کیا جاسکے گا۔

17 TO 23 MARCH, 2025 ☆☆☆ ۱۷تا۲۳مارچ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر : شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ConsumerWatchKarachi/

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو اعمال یہ کرتے ہیں اللہ ان پر احاطہ کیے ہوئے ہے
(سورۃ الانفال 08 آیت 47)

مجھے ہے حکم اذاں..................!

کنزیومر واچ کا تازہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے آپ کی آرا سے اندازا ہوا کہ گزشتہ شمارہ آپ کو بہت پسند آیا آپ کی رائے ہمارا حوصلہ بڑھاتی ہے اور ہم مزید محنت کرتے ہیں تا کہ آپ کو پڑھنے کے لئے بہترین مواد فراہم کر سکیں گزشتہ شمارے کی ٹاپ اسٹوری پاکستان کے مشہور شربت روح افزا کے دوھرے معیار سے متعلق تھی جس میں ہم نے نشاندہی کی تھی کہ پاکستان میں روح افزا کا لیبل بیرون ملک بھیجے جانے والے روح افزا سے مختلف ہے، پاکستان میں روح افزا کے لیبل پر پھلوں کی تصویر ہوتی ہے جبکہ بیرون ملک دستیاب روح افزا پر پھلوں کی تصویر نہیں ہوتی یہ ادارے کا دوھرا معیار ہے، حقیقت یہ ہے کہ بہترین معیار ہونے کے باوجود روح افزا کے فارمولے میں پھلوں کا رس شامل نہیں ہوتا ہم اسٹوری کے حوالے سے ادارہ ہمدرد سے رجوع کیا مگر انھوں نے اس حوالے سے کوئی موقف نہیں دیا مگر ہم نے ان کو آفر دی ہے کہ وہ جب چاہیں اپنا موقف دے سکتے ہیں ہم ان کا موقف نمایاں طور پر شائع کریں گے، ہم سمجھتے ہیں کہ ہمدرد ایک نیک نام ادارہ ہے اگر وہ اپنی اس غلطی کو درست کرلے تو بہت اچھا ہے اس حوالے سے کنزیومر واچ نے جو دوٹوک موقف اختیار کیا اس کو قارئین کی جانب سے بہت پذیرائی ملی کیونکہ پاکستان میں صارفین کے حقوق پر بہت کم بات کی جاتی ہے بلکہ خود صارفین کو بھی اپنے حقوق کا ادراک نہیں ہے۔ ہم صارفین کے حقوق کی جدوجہد جاری رکھیں گے، رمضان کے پہلے عشرے میں چینی کی قیمت میں 10 روپے فی کلو کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ لاہور میں چینی کی قیمت میں 10 روپے فی کلو اضافہ ہوا جس کے بعد چینی کی فی کلو قیمت 170 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ صدر کریانہ مرچنٹ ایسوسی ایشن نے صورتحال کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے چینی مزید مہنگی ہونے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ چینی مہنگی ہونے سے بیکری آئٹمز، مشروبات مہنگے ہونے کا خدشہ ہے۔ پشاور میں بھی 15 دن میں فی کلوگرام چینی کی قیمت میں 10 روپے کا اضافہ ریکارڈ ہوا ہے اور ریٹیل مارکیٹ میں فی کلو چینی 170 روپے میں فروخت ہو رہی ہے جبکہ ہول سیل مارکیٹ میں چینی کی فی کلو قیمت 167 روپے ہوگئی ہیکراچی: میری ٹائم وزارت میں زمین کے گھپلے کے بعد چلتے جہاز فروخت کرنے کا اسکینڈل سامنے آ گیا۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ درجنوں ریئل اسٹیٹ ایجنسی مبینہ طور پر ہنڈی/حوالہ کے ذریعے دبئی میں ڈالر منتقل کر رہے ہیں تا کہ وہاں کی پراپرٹی مارکیٹ میں سرمایہ کاری کی جاسکے، اس رجحان کے باعث حالیہ دنوں میں روپے کے مقابلے میں ڈالر کی قدر پر دباؤ پڑا ہے۔ اعلی سرکاری ذرائع نے دی نیوز کو پس پردہ گفتگو میں تصدیق کی کہ ایک بڑی رقم کھلی مارکیٹ سے غیر ملکی کرنسی، خاص طور پر امریکی ڈالر، میں تبدیل کر کے دبئی/متحدہ عرب امارات بھیجی گئی ہے تا کہ اسے پراپرٹی اور ریئل اسٹیٹ سیکٹر میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا جاسکے۔ ذرائع کا بتانا ہے کہ ایف بی آر نے معاملے کی سنگینی محسوس کرتے ہوئے ایسے ریئل اسٹیٹ ایجنٹس کی فہرست تیار کی ہے جو مبینہ طور پر اس سرگرمی میں ملوث ہیں۔ تاہم، یہ صرف اس بڑے اسکینڈل کی ابتدائی جھلک ہے، اور مزید تحقیقات کے لیے معاملہ ایف آئی اے اور دیگر متعلقہ حکام کے سپرد کرنے کی ضرورت ہے۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

ٹاپ اسٹوریز — Top Stories

ڈیجیٹل سندھ ایک خواب جس کی تعبیر نظر آنے لگی — PAGE 04

چین میں پاکستانی طلبہ کے لیے تعلیمی مواقع — PAGE 08

پاکستان کی معیشت ترقی اور استحکام کی راہ پر گامزن — PAGE 06

گولڈن ویزا متنازع کیوں ہیں؟ — PAGE 10

پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی کا اشارہ — PAGE 07

موبائل فون کا ضرورت سے زیادہ استعمال صحت کیلئے نقصان دہ — PAGE 12

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

ڈیجیٹل سندھ ایک خواب جس کی تعبیر نظر آنے لگی

پیپلز آئی ٹی پروگرام کے تحت 13,428 طلباء کو اسکالرشپس دی گئیں، 1,171 نے تعلیم مکمل کر لی، 2,528 کو روزگار مل گیا

کراچی، حیدر آباد، سکھر، لاڑکانہ، خیرپور، اور شہید بینظیر آباد میں 3,000 یونیورسٹی طلباء اور 200 اساتذہ کو آئی ٹی ٹریننگ دی گئی

آئی ٹی میں ہم نے تین پورٹلز بنائے ہیں یہ بینیفیشری پورٹل ہے کوئی بھی بینیفیشری اپنا شناختی کارڈ ڈال کے اپنا اسٹیٹس چیک کر سکتا ہے

ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میپنگ شروع کی گئی ہے ڈرون کے ساتھ گاؤں کے اوپر جاتے ہیں اور ڈیجیٹل میپنگ کر لیتے ہیں، وزیراعلیٰ سندھ

کنزیومر واچ نیوز

سندھ کے وزیراعلیٰ سید مراد علی شاہ نے مارچ 2024 سے مارچ 2025 تک اپنی حکومت کی کارکردگی پر مبنی 171 صفحات پر مشتمل رپورٹ پیش کی، جس میں بتایا گیا کہ حکومت نے ڈیجیٹل تبدیلی، انفراسٹرکچر کی ترقی اور زرعی پیش رفت کے ذریعے گزشتہ سال کے دوران نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ وزیراعلیٰ ہاؤس میں ہونے والی اس تقریب میں صحت، تعلیم، آئی ٹی، آبی وسائل کے انتظام، زراعت اور گورننس میں اصلاحات سمیت دیگر اہم شعبوں میں ہونے والی پیش رفت کو اجاگر کیا گیا، جن میں ای۔سسٹم کے نفاذ جیسے منصوبے شامل ہیں۔ پیپلز انفارمیشن ٹیکنالوجی پروگرام کے تحت 13,428 طلباء کو اسکالرشپس دی گئیں، جن میں سے 1,171 نے تعلیم مکمل کر لی اور 2,528 کو روزگار مل گیا۔ کراچی، حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ، خیرپور، اور شہید بینظیر آباد میں 3,000 یونیورسٹی طلباء اور 200 اساتذہ کو آئی ٹی ٹریننگ دی گئی۔ سندھ آبپاشی محکمہ نے ہائیڈرو انفارمیٹکس سینٹر قائم کیا، جو پانی کے بہتر انتظام کے لیے ڈیٹا پر مبنی فیصلے کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ 251 کلومیٹر واٹر کورسز کو لائن کیا گیا تاکہ پانی کے ضیاع کو روکا جا سکے۔ سندھ پیپلز ہاؤسنگ فار فلڈ افیکٹیز (SPHF) نے سیلاب متاثرین کے لیے نیا پورٹل متعارف کرایا، جہاں وہ اپنا ہاؤسنگ اسٹیٹس چیک کر سکتے ہیں۔ نئی ڈرون میپنگ ٹیکنالوجی کے ذریعے دیہی علاقوں کا سروے کیا جا رہا ہے تاکہ ترقیاتی منصوبے بہتر بنائے جا سکیں۔ آن لائن وہیکل ٹیکس سسٹم متعارف کرایا گیا، جس کے ذریعے گاڑیوں کے ٹیکس کی ادائیگی، بایومیٹرک تصدیق، اور ڈیجیٹل رجسٹریشن ممکن ہوگئی۔ پریمیم نمبر پلیٹ اسکیم کے ذریعے 640 ملین روپے اکٹھے کیے گئے، جس سے 2,100 سیلاب متاثرین کے مکانات تعمیر کیے گئے۔ 219 ٹیوب ویل اور 434 زرعی آلات کسانوں میں تقسیم کیے گئے۔ 100 سولر ٹیوب ویل اور ایک سولرائزڈ کولڈ اسٹوریج یونٹ نصب کیا گیا۔ 900 دیہی خواتین کو کچن گارڈننگ کٹس فراہم کی گئیں تاکہ انہیں خوراک کی خود کفالت حاصل ہو سکے۔ سندھ کے صحت کے شعبے میں گزشتہ سال نمایاں پیش رفت اور توسیع دیکھی گئی، جس میں جدید طبی سہولتوں، مریضوں کی بڑھتی ہوئی رسائی، اور ٹیکنالوجی کے فروغ جیسے اقدامات شامل ہیں۔ این آئی سی وی ڈی کراچی نے 14 لاکھ مریضوں کا علاج کیا، 5,000 سے زائد کارڈیک مداخلتیں اور سرجریاں کیں، اور ہزاروں تشخیصی اور امیجنگ سروسز فراہم کیں۔ سندھ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیوویسکولر ڈیزیز (SICVD) نے بلدیہ ٹاؤن میں کارڈیک ایمرجنسی سینٹر قائم کیا اور سکھر میں اسٹروک پروگرام کا آغاز کیا۔ گمبٹ انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز نے 200 سے زائد جگر اور 100 سے زائد گردے کی پیوندکاری مکمل کی اور روبوٹک کیتھ لیب اور جوائنٹ ریپلیسمنٹ کی سہولیات متعارف کرائیں۔ جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر (JPMC) نے دوسرا روبوٹک سرجیکل سسٹم فعال کیا، جبکہ لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز (LUMHS) ایک نئے سسٹم کی خریداری کے عمل میں ہے۔ سندھ انسٹیٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن (SIUT) نے پاکستان کا پہلا روبوٹک سینٹر اور CTPET یونٹ قائم کیا، جس سے کینسر کی تشخیص اور علاج میں نمایاں بہتری آئی۔ شہید محترمہ بینظیر بھٹو انسٹیٹیوٹ آف ٹراما نے 70,000 مریضوں کا علاج کیا اور سینے کی سرجری، انٹروینشنل ریڈیالوجی، اور پلاسٹک سرجری کے نئے یونٹس قائم کیے۔ سندھ ایمرجنسی ریسکیو سروس 1122 نے ہائی ویز پر سیٹلائٹ اسٹیشنز قائم کیے اور ہنگامی ردعمل کو بہتر بنایا۔ چائلڈ لائف فاؤنڈیشن نے 9 بین الاقوامی معیار کے ایمرجنسی مراکز اور 106 ٹیلی میڈیسن سینٹرز قائم کر کے سندھ میں بچوں کی شرح اموات کو 2.9 فیصد تک کم کر دیا، جو کہ قومی سطح پر 5.4 فیصد ہے۔

سندھ پولیس نے S4 اسمارٹ سرویلنس سسٹم متعارف کرایا، جس کے تحت 42 ٹول پلازوں پر چہرے کی شناخت والے کیمرے نصب کیے گئے۔ 100,000 ڈرائیونگ لائسنس آن لائن جاری کیے گئے۔ ای۔ٹیگنگ سسٹم کے ذریعے

4,000 مجرموں کی نگرانی کی جا رہی ہے۔196 نئی سڑکیں تعمیر کی گئیں اور 120 سیلاب زدہ سڑکوں کی مرمت کی گئی، جن کا مجموعی فاصلہ 2,500 کلومیٹر ہے۔53.5 ارب روپے کی لاگت سے مختلف سڑکوں کے منصوبے مکمل کیے گئے۔200,000 سولر ہوم سسٹمز تقسیم کیے گئے اور مزید 300,000 کی منصوبہ بندی جاری ہے۔24 سرکاری عمارتوں کو سولرائز کیا گیا، جن میں ہسپتال، جیلیں، اور تعلیمی ادارے شامل ہیں۔'ہری کارڈ' اسکیم کے تحت 168,000 سے زائد کسانوں میں 10.11 ارب روپے تقسیم کیے گئے۔'کلک کاروبار ایپ' کے ذریعے کاروباری لائسنس اور پرمٹ حاصل کرنے کا عمل آسان بنایا گیا۔'شہید محترمہ بینظیر بھٹو اسکالرشپ' کے تحت ہر سال 10 طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے لیے 100 ملین روپے فراہم کیے جائیں گے۔یہ تمام منصوبے سندھ حکومت کے تکنیکی جدت، انفراسٹرکچر کی ترقی، اور معاشی استحکام کے عزم کو ظاہر کرتے ہیں، جو شہید ذوالفقار علی بھٹو، بیگم نصرت بھٹو، اور شہید محترمہ بینظیر بھٹو کے وژن کے مطابق ہیں۔

وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے کہا کہ ہم نے اعلان کیا تھا کہ ہم پیپلز انفارمیشن ٹیکنالوجی پروگرام شروع کریں گے، ہم نے اپنے بچوں کو اپنی نیکسٹ جنریشن کو ٹرینڈ کرنا ہے ہم نے انڈر پروپون انیشٹو پیپل انفارمیشن ٹیکنالوجی پروگرام شروع کیا تھا اس پروگرام کے تحت اس سال 13428 سٹوڈنٹس کو ہم تین مختلف یونیورسٹیز میں اسکالرشپ دی، ہم 1171 سٹوڈنٹس گریجویٹ کرا چکے ہیں ان گریجویٹس میں سے 2528 نے جابز حاصل کر لیے ہیں، آخری بیچ جو 3057 کا 2357 یہ مئی 2025 میں گریجوٹ کرے گا، اس کامیابی کو مدنظر رکھ کر ہمارا ارادہ ہے کہ اگلے سال بھی اس کو ایک اور اسکوپ بڑھائیں، اس کے ساتھ ساتھ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے 2024 کے اندر 1500 آئی ٹی گریجوٹس کے لیے ایک بوٹ کیمپ کیا تھا اور ان 1500 میں سے 870 گریجوٹ سپلائی نہیں سیلف ایمپلائیڈ ہیں ہم ہر ایک کو مانیٹر بھی کرتے ہیں جو اس کے بعد ان کی جابز لینے میں مدد کی، اس کے ساتھ ساتھ ان کو اگر مزید کسی مدد کی ضرورت ہے تو آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ان کے ساتھ رابطہ میں رہتا ہے، ایک اور پروگرام ہے یہ اس سے تین ہزار یونیورسٹی سٹوڈنٹس جو تھرڈ یا فورتھ ایر میں تھے، کراچی حیدرآباد سکھر لاڑکانہ خیرپور شہید بے نظیر اباد ڈسٹرکٹ میں 758 یہ ٹرینیز تھے، ہم تین ہزار اسٹوڈنٹس اور 200 ٹیچرز اور ٹیچنگ اسسٹنس کر چکے ہیں

محکمہ آبپاشی نے ہائیڈرو انفارمیٹکس سینٹر ایک بنایا ہے، یہ سینٹر ڈیٹا سارا کلیکٹ کرتا ہے اس سے ڈیٹا اویلیبل بھی ہے جو لوگ ڈیٹا حاصل کرنا چاہیں محکمہ آبپاشی مدد ملتی ہے اور یہ بھی ایک آئی ٹی کے اندر ہماری ایڈوانسمنٹ ہے سندھ پیپلز ہاؤزنگ آف فلڈ افیکٹیز اس کے بارے میں اگے میں آپ کو پھر بتاؤں گا آئی ٹی میں ہم نے تین پورٹلز بنائے ہیں یہ بینیفیشری پورٹل ہے کوئی بھی بینیفیشری اپنا شناختی کارڈ ڈال کے اپنا سٹیٹس چیک کر سکتا ہے ہمارا ایس پی ایچ آف ہیٹ میپ ہے یہ بھی ٹیکنالوجی میں اہم قدم ہے، جو بھی جس کو ایکسس ہے وہ کسی بھی ڈسٹرکٹ کے کسی بھی تعلقے سے ہو وہ گھر کا سٹیٹس دیکھ سکتا ہے یہ پورے ہمارے دو ملین سے اوپر ڈیٹا ہیں ہیم نے ایک پائلٹ پروگرام شروع کیا ہے کہ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میپنگ ہم کرتے ہیں ڈرون کے ساتھ گاؤں کے اوپر جاتے ہیں اس کی ساری ڈیجیٹل میپنگ کر لیتے ہیں اور پھر ہمیں اس میں جو گیپس ہیں پتہ چلتے ہیں یہ ابھی پائلٹ ہے کچھ ولیجز ہم کر چکے ہیں لیکن ارادہ ہے کہ یہ پورے سندھ میں ہم اس کو اسپلیکیٹ کریں گے، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ نے اٹومیشن کی طرف گئے ہیں، گزشتہ ایک سال میں یہ سارا کچھ مرتب کیا، ہے، وہ پرانی چیزیں نہیں بتا رہا ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے اس سال یہ ڈیجیٹائز کیلئے ایپ بنائے ہیں، اپ موٹر وہیکل ٹیکس پروفیشنل ٹیکس اپنی ایکسائز لے لی ہے انفراسٹرکچر سائز یہ سارا ان لائن کر سکتے ہیں بائی میٹرک ویریفکیشن اور موٹر وہیکل رجسٹریشن اور ٹرانسفر کر سکتے ہیں پہلا ان لائن اپشن پریمیم نمبر پلیٹ کا ہم نے اس سال کیا ہم باقی بھی جو ہماری سکیمز ہیں چاہیے وہ میکنائز فارمنگ کے لیے امپلیمنٹس دینا ہو چاہے ا جو ہمارے واٹر کورسز لائن کرنے کا پروگرام ہے جو ہم پاورز کو اسسٹ کرتے ہیں ان سب نے ہم اس ہاری کارڈ کو استعمال کریں گے آن لائن ایپلیکیشن وہ سکیورٹی فیچر نمبر پلیٹس جو نئے نمبر پلیٹس کے لیے وہ بھی اپ ان لائن ہی سارا کر سکتے ہیں سندھ فوڈ اتھارٹی نے بزنس رجسٹریشن جو ڈفرنٹ فوڈ اوٹلیٹس ہیں ان کے لیے ایک ایپ بنائی ہوئی ہے وہ اپنی بزنس رجسٹریشن اپنی جو لائسنس فیس ہے وہ سب کچھ ان لائن کر سکتے ہیں ہمارے انویسٹمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایک ایپ بنائی ہوئی ہے کاروبار ایپ کے نام سے کہ جس نے بھی کاروبار شروع کرنا ہے وہ اس ایپ کے ذریعے رجسٹر کر سکتا ہے، اپنی پرمٹس لے سکتا ہے آپ کو جو مسئلے ہیں جس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہیں وہ بتا سکتا ہے، یہ چیزیں انفارچونیٹلی ہم اتنی زیادہ ڈسمنٹ نہیں کر سکے لیکن ابھی ہم شروع کریں گے، تا کہ پتہ اور اس کے اندر ہم جو پورٹل ہے انفارچونیٹلی بہت زیادہ ریگولیٹری اپروولز ہوتی ہیں بزنس کو ہم ایز ڈوئنگ بزنس میں کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ریگولیٹمنٹس ہم انٹروڈیوس کریں گے اگے جاتے ہوئے کہ وہ پرمٹس ان لائن لوگ لے سکیں ای پروفیمنٹ یہ ہم نے اس کو تقریباً اٹھ نو مہینے ہو گئے ہم نے شروع کیا ہے، ہم ہر ڈیپارٹمنٹ کے اینیل پروکیومنٹ پلان سے لے کر اس کی ایوارڈ اف ٹینڈرنگ سارا آٹو میٹک کریں گے سارا افیسلس ہو تا کہ اپ کے کم از کم اس میں کوئی ہیومن انٹروینشن یا کوئی ایسی بات ہو وہ ہمارا ای پیڈز کے نام سے ای پیک ایکویشن ڈسپوزل سسٹم ہم نے اپریل

24 میں اس کو سافٹ سٹارٹ کیا تھا اور اس وقت تک ہم 558 سپلائرز کو رجسٹر کر چکے ہیں 408 ٹینڈرز پبلش میں 308 تک پیمنٹس کمپلیٹ ہوئی ہیں اور 883 پروگریس ہیں ہم نے ماسٹر ٹرینرز آفیسرز اور بڈرز کو ٹرین کرنے کا ایک پروگرام بنا ہوا ہے اور ہمارا ارادہ ہے کہ ہم گریجولی پیپر ٹرانزیکشن سے ختم کر کے یہ سارا کا سارا ایک پورٹل پر لے آئیں گے یہ ایک اور ایشو کافی عرصے سے تھا کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے اندر وہ گندم کا جو آپ کو پتہ ہے کہ گندم ناقص ہے چوری ہو گئی مٹی بھری ہوئی ہے

پاکستان کی معیشت ترقی اور استحکام کی راہ پر گامزن

معاشی اشاریوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملکی معیشت میں مثبت تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں، اتار چڑھاؤ کے باوجود ملکی برآمدات میں اضافہ

حکومت نے رواں سال کے لیے برآمدات کا ہدف 32.34 ارب ڈالر مقرر کیا ہے، جو مصنوعات کی بڑھتی ہوئی طلب کی نشاندہی کرتا ہے

ٹیکسٹائل، زرعی مصنوعات اور آئی ٹی سیکٹر کی بدولت معیشت کی رفتار بڑھنے لگی، ملک میں ٹیکس وصولی میں شاندار اضافہ دیکھا گیا، رپورٹ

سال 2024 میں ٹیکس وصولی 9.252 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی جبکہ سال 2025 کے لیے 12.97 ٹریلین روپے کا ہدف رکھا گیا

کنزیومر واچ ڈیسک

پاکستان کی معیشت حالیہ برسوں میں متعدد چیلنجز سے گزرنے کے بعد اب ترقی اور استحکام کی راہ پر گامزن ہے اور مختلف معاشی اشاریوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملکی معیشت میں مثبت تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کی برآمدات نے سال 2025 میں اتار چڑھاو کے باوجود 30.351 ارب ڈالر کا سنگ میل عبور کیا، حکومت نے رواں سال کے لیے برآمدات کا ہدف 32.34 ارب ڈالر مقرر کیا ہے، جو معیشت کی مضبوطی اور عالمی منڈی میں پاکستانی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی طلب کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ اضافہ خاص طور پر ٹیکسٹائل، زرعی مصنوعات اور آئی ٹی سیکٹر کی بدولت ممکن ہوا۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کی جانب سے ٹیکس وصولی میں شاندار اضافہ دیکھا گیا۔ سال 2024 میں ٹیکس وصولی 9.252 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی، جبکہ سال 2025 کے لیے 12.97 ٹریلین روپے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ یہ بہتری ٹیکس نیٹ کو وسعت دینے اور ڈیجیٹلائزیشن کے ذریعے شفافیت لانے کی کوششوں کا نتیجہ ہے، جو مالیاتی نظم وضبط کو مضبوط کر رہی ہے۔ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی ترسیلات زر معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ سال 2024 میں یہ 28.782 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، اور سال 2025 میں ان کے 35 ارب ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے۔ یہ اضافہ زرمبادلہ کے ذخائر کو مستحکم کرنے اور کرنٹ اکاونٹ بیلنس کو بہتر بنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ پاکستان اسٹاک ایکسچینج (پی ایس ایکس) نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ کے ایس ای-100 انڈیکس سال 2021 میں 47,896 پوائنٹس سے بڑھ کر 2024 میں 75,878 پوائنٹس تک جا پہنچا۔ ماہرین کے مطابق، سال 2025 میں یہ انڈیکس 127,000 پوائنٹس تک پہنچ سکتا ہے، جو سرمایہ کاروں کے بڑھتے ہوئے اعتماد اور معاشی استحکام کی علامت ہے۔ سال 2024 میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) 2.346 ارب ڈالر رہی، اور 2025 میں اس کے 2.8 ارب ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے۔ یہ اضافہ حکومتی پالیسیوں، خصوصی سرمایہ کاری سہولت کونسل (SIFC) کے اقدامات اور کاروباری ماحول میں بہتری کی بدولت ممکن ہوا، جو عالمی سرمایہ کاروں کے پاکستان پر اعتماد کو ظاہر کرتا ہے۔ مہنگائی کی شرح، جو 2023 میں 29.2 فیصد کی بلند سطح پر تھی، سال 2025 کے ابتدائی 8 ماہ میں کم ہو کر 5.9 فیصد تک آ گئی۔ فروری 2025 میں یہ شرح صرف 1.5 فیصد رہی، جو معاشی استحکام، بہتر سپلائی چین مینجمنٹ اور شرح سود میں کمی کا نتیجہ ہے۔ سال 2022 میں کرنٹ اکاونٹ خسارہ 17.5 ارب ڈالر تھا، جو 2025 کے ابتدائی 7 ماہ میں 0.7 ارب ڈالر کے سرپلس میں تبدیل ہو گیا۔ یہ تبدیلی برآمدات میں اضافے، ترسیلات زر کی بہتری اور درآمدی اخراجات پر کنٹرول کی وجہ سے ممکن ہوئی، جو زرمبادلہ کے ذخائر کو تقویت دے رہی ہے۔ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ نے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے اعتماد کو مضبوط کیا۔ اس میں جمع شدہ رقم 2023 میں 7.035 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2025 میں 9.564 ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ یہ پروگرام نہ صرف معیشت میں ڈالرز کا بہاؤ بڑھا رہا ہے بلکہ پاکستانی ڈاسپورہ اور وطن کے درمیان مالیاتی رابطے کو بھی مستحکم کر رہا ہے۔ پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 2023 میں 9.16 ارب ڈالر کی کم ترین سطح پر تھے، لیکن 2025 میں یہ 16.05 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ یہ اضافہ آئی ایم ایف کے تعاون، ترسیلات زر اور برآمدات کی بدولت ممکن ہوا، جو معیشت کے لیے ایک مضبوط بنیادی ڈھانچہ فراہم کر رہا ہے۔

حکومت نے ڈیجیٹل پرائز بانڈ متعارف کرانے کا فیصلہ کرلیا

ڈیجیٹل پرائز بانڈز کا موبائل ایپ کے ذریعے لین دین کیا جائیگا۔ انعامی رقم قابل ٹیکس ہوگی لیکن اس پر زکوۃ لاگو نہیں ہوگی، رپورٹ

کنزیومر واچ ڈیسک

حکومت نے ڈیجیٹل پرائز بانڈ متعارف کرانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ ڈیجیٹل پرائز بانڈز موبائل ایپ کے ذریعے لین دین کیا جائے گا۔ انعامی رقم قابل ٹیکس ہوگی لیکن اس پر زکوۃ لاگو نہیں ہوگی۔ ڈیجیٹل پرائز بانڈز چوری، نقصان یا ضیاع کے خطرات کو کم کرے گا اور یہ اقدام معیشت کو دستاویزی شکل دینے، شفافیت کو بڑھانے اور احتساب کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوگا۔ آج کے ٹیکنالوجی پر مبنی دور میں ایک نیا سرمایہ کاری کا موقع ہے۔ یہ اقدام خاص طور پر اس لیے اہم ہے کیونکہ یہ کاغذ کے بغیر ہے جس سے پرنٹنگ اور لاجسٹکس کے اخراجات کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، چونکہ یہ خریدار کے نام پر رجسٹرڈ ہوتا ہے، اس لیے چوری، نقصان یا ضیاع کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق

ابتدائی طور پر 500 روپے، 1000 روپے، 5000 روپے اور 10000 روپے کے ڈیجیٹل پرائز بانڈز اس رقم میں جاری کیے جائیں گے جو وزارت خزانہ وقتاً فوقتاً نوٹیفائی کرے گی۔ ڈیجیٹل پرائز بانڈز کا انعام موبائل ایپ کے ذریعے ریڈیم کیا جائے گا اور اس کی رقم خریداری کے وقت استعمال شدہ لنک شدہ بینک اکاونٹ یا سی ڈی این ایس بچت اکاونٹ میں جمع کر دی جائے گی۔

سرکاری دستاویزات میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ڈیجیٹل پرائز بانڈز کی قرعہ اندازی سہ ماہی بنیاد پر کی جائے گی یا وزارت خزانہ کی طرف سے نوٹیفائی کی جائے گی۔ قرعہ اندازی کا شیڈول ہر کیلنڈر سال کے آغاز میں سی ڈی این ایس کی طرف سے اعلان کیا جائے گا۔ سرمایہ کار کی وفات کی صورت میں، مرحوم کے بانڈ کی اصل رقم اور انعامی رقم ان کے قانونی ورثا کو جانشینی کے سرٹیفکیٹ کے مطابق ادا کی جائے گی اور اگر خالص رقم 500,000 روپے سے زیادہ نہ ہو تو ادائیگی خریداری کے وقت نامزد شخص کو کی جائے گی۔

پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی کا اشارہ

پیٹرول کی قیمت میں 12 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 8 روپے فی لیٹر کمی ہو سکتی ہے، آئل مارکیٹنگ ایسوسی ایشن

مقامی ریفائنریوں کے ساتھ 'ٹیک اور پے' معاہدوں پر زبردستی دستخط کرنے کی مخالفت اس شق سے غیر منصفانہ طور پر مالی بوجھ پڑے گا

او ایم سیز کو یا تو مقامی ریفائنریوں سے پیٹرولیم مصنوعات کا مختص کوٹہ اٹھانا ہوگا یا ایسا نہ کرنے پر جرمانے ادا کرنا ہوں گے، او ایم اے پی

کنزیومر واچ نیوز

آئل مارکیٹنگ کمپنیوں (او ایم سیز) نے اس ہفتے کے آخر تک پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی کا اشارہ دیتے ہوئے مقامی ریفائنریوں کے ساتھ 'ٹیک اور پے' معاہدوں پر زبردستی دستخط کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس شق سے ان پر غیر منصفانہ طور پر مالی خطرات کا بوجھ پڑے گا۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق آئل مارکیٹنگ ایسوسی ایشن آف پاکستان (او ایم اے پی) کے چیئرمین طارق وزیر علی کا اندازہ ہے کہ پیٹرول کی قیمت میں 12 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل (ایچ ایس ڈی) کی قیمت میں 8 روپے فی لیٹر کمی ہو سکتی ہے۔ او ایم اے پی نے آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) کی جانب سے تجویز کردہ نئی شق 'ٹیک اور پے' کی باضابطہ مخالفت کی ہے، جس کے تحت او ایم سیز کو یا تو مقامی ریفائنریوں سے پیٹرولیم مصنوعات کا مختص کوٹہ اٹھانا ہوگا یا ایسا نہ کرنے پر جرمانے ادا کرنا ہوں گے۔ اوگرا کے چیئرمین، ممبران اور پیٹرولیم ڈویژن کو لکھے گئے خط میں انہوں نے کہا کہ ایسی صورتحال میں یہ توقع رکھنا غیر معقول ہے کہ او ایم سیز انوینٹری نقصانات برداشت کریں گی، جب کہ ریفائنریز مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ سے محفوظ رہیں گی۔ انہوں نے دلیل دی کہ نئے انتظامات سے مارکیٹ کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کا سارا بوجھ او ایم سیز پر منتقل ہو جائے گا، جن میں سے بہت سے پہلے ہی مالی طور پر جدوجہد کر رہے ہیں۔ اوگرا نے حال ہی میں تمام او ایم سیز سے کہا ہے کہ وہ مقامی ریفائنریوں کے ساتھ 'ٹیک اور پے' شرائط کے تحت نئے خرید و فروخت کے معاہدوں (ایس پی اے) پر دستخط کریں، جس کا مطلب ہے کہ اگر وہ کسی بھی وجہ سے ریفائنریوں سے اپنی مختص مقدار کو بڑھانے میں ناکام رہتے ہیں تو وہ کم از کم ان مقداروں کی قیمت ادا کریں۔ اوگرا نے مقامی ریفائنریز کی جانب سے بار بار شکایات کے بعد نیا میکانزم متعارف کرایا کہ ایندھن کی زیادہ درآمدات سے ملکی پیداوار متاثر ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے صلاحیت کے استعمال اور مالی نقصانات میں کمی ہو رہی ہے۔ کچھ او ایم سیز اور ریفائنریز نے اوگرا پر الزام عائد کیا تھا کہ وہ کافی مقامی اسٹاک کی دستیابی کے باوجود پیٹرول اور ڈیزل کی درآمدات کی منظوری دیکر ایک مخصوص او ایم سی کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔ تنقید بڑھنے پر اوگرا نے تجویز پیش کی کہ ریفائنریز اور او ایم سیز کے درمیان ایس پی اے میں 'ٹیک اور پے' کی نئی شق متعارف کرائی جائے، دلچسپ بات یہ ہے کہ 'ترجیحی او ایم سی' بھی او ایم اے پی کا رکن ہے۔ او ایم اے پی نے ریفائنریوں اور او ایم سیز کے درمیان ایس پی اے میں 'ٹیک اور پے' کی شق کے مجوزہ نفاذ کے بارے میں شدید تشویش کا اظہار کیا، طارق وزیر علی نے کہا کہ اس تجویز سے 'پہلے سے ہی متعدد حل طلب مسائل کے بوجھ تلے دبے او ایم سیز کے مالی استحکام کو سنگین خطرات لاحق ہیں، جو ریگولیٹری طرف سے طویل مدت کے لیے حل کے منتظر ہیں'۔ ایسوسی ایشن نے اسے انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ اوگرا، منصفانہ ریگولیٹری طریقوں کے نگہبان کی حیثیت سے، زمینی حقائق اور او ایم سیز کے غیر یقینی مالی حالات کو مدنظر رکھے بغیر اس طرح کی پابند شق کو نافذ کرنے پر غور کر رہا ہے۔ 'ٹیک اور پے' کا انتظام صرف چھوٹی کمپنیوں کی قیمت پر ریفائنریوں اور بڑی او ایم سیز کے مفادات کو پورا کرے گا، جس سے تیل کے شعبے میں بڑی مچھلیوں کی اجارہ داری کے کنٹرول کو مزید تقویت ملے گی'۔

او ایم اے پی نے متنبہ کیا کہ اس طرح کے اقدام سے مسابقت بری طرح متاثر ہوگی، نئے آنے والوں کی حوصلہ شکنی ہوگی اور بالآخر پیٹرولیم سپلائی چین کی مجموعی کارکردگی کو نقصان پہنچے گا۔ ایسوسی ایشن کی جانب سے دعویٰ کیا گیا کہ مجوزہ شق ریفائنریوں کے موقع پرستانہ رویے کے اہم مسئلے کو حل نہیں کرتی جو او ایم سیز کی دیرینہ شکایت رہی ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ ریفائنریاں قیمتوں میں اضافے کی توقع ہونے پر باقاعدگی سے مصنوعات کی فراہمی سے انکار کرتی ہیں، جس کی وجہ سے او ایم سیز کو مہنگی درآمدات کا سہارا لینے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس کے برعکس، جب قیمتوں میں کمی کی توقع کی جاتی ہے تو ریفائنریز زیادہ سے زیادہ اسٹاک او ایم سیز کو آف لوڈ کرنے کی کوشش کرتی ہیں جس کے نتیجے میں او ایم سیز کو مالی نقصان ہوتا ہے، اس عمل نے نہ صرف مارکیٹ کو مسخ کیا بلکہ اسٹیک ہولڈرز کے درمیان مساوی سلوک کے اصولوں کی بھی خلاف ورزی کی۔ او ایم اے پی نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ پیٹرولیم مصنوعات کی مسلسل سرحد پار آمد کے ذریعے مارکیٹ کو متاثر کرنے والے ایک اور اہم عنصر کو سرکاری ادارے اور اوگرا طویل عرصے تک کنٹرول نہیں کر سکتے۔ ایسوسی ایشن کے مطابق اس بے قابو آمد نے مقامی طور پر حاصل کردہ مصنوعات کی مانگ کو بری طرح متاثر کیا ہے، جس سے او ایم سیز کو درپیش مالی مشکلات میں مزید اضافہ ہوا ہے، کسی بھی ریگولیٹری فریم ورک کو منصفانہ مسابقت کو یقینی بنانے اور تمام اسٹیک ہولڈرز کے جائز مفادات کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اس حقیقت کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ او ایم اے پی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ریفائنریوں کے استحصالی طریقوں کو حل کیے بغیر او ایم سیز پر پہلے سے طے شدہ مقدار کو بڑھانے کی پابند ذمہ داری عائد کرنے سے موجودہ عدم توازن میں مزید اضافہ ہوگا۔ ایسوسی ایشن نے مطالبہ کیا کہ مجوزہ میکانزم کے ساتھ ایک مضبوط نفاذ فریم ورک ہونا چاہیے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ ریفائنریاں مارکیٹ کی قیمتوں کے رجحانات سے قطع نظر منصفانہ کھیل اور فراہمی کے وعدوں کے یکساں اصولوں پر عمل کریں، بصورت دیگر یہ یکطرفہ انتظام غیر منصفانہ طور پر مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کا سارا بوجھ او ایم سیز پر ڈال دے گا، جن میں سے بہت سے پہلے ہی مالی تباہی کے دہانے پر ہیں۔ ایسوسی ایشن کے بیان میں کہا گیا ہے کہ کم مارجن پر کام کرنے والی چھوٹی او ایم سیز کو مارکیٹ کی طلب کی پروا کیے بغیر پرعزم مقدار میں اضافہ کرنے پر مجبور کرنے سے ان کی مالی سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ ہوگا، جس سے ممکنہ طور پر ڈیفالٹ، سپلائی میں خلل اور بالآخر مارکیٹ سے باہر نکلنے کا امکان ہوگا۔ اس سے نہ صرف مسابقت کو فروغ دینے کے حکومت کے مقصد کو نقصان پہنچے گا بلکہ سپلائی میں رکاوٹیں بھی پیدا ہوں گی، جس سے توانائی کا تحفظ خطرے میں پڑ جائے گا۔ دریں اثنا، ملک کی تمام 5 ریفائنریوں نے 'ٹیک اور پے' شرط کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ شق گھریلو ریفائننگ صلاحیت کے تحفظ کے لیے ضروری ہے، تاہم ریفائنریز نے اس بات پر بھی زور دیا کہ سپلائی معاہدوں میں کسی بھی تبدیلی پر تمام اسٹیک ہولڈرز کی جانب سے اتفاق کیا جانا چاہیے اور اوگرا کی نگرانی میں ایک واضح ریگولیٹری میکانزم کے ذریعے نافذ کیا جانا چاہیے۔

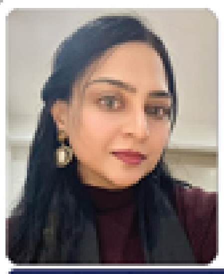

نئے جہاں کی تلاش

ارم زہرا (وینزو، چین)

چین میں پاکستانی طلبہ کے لیے تعلیمی مواقع

巴基斯坦学生在中国教习

پاکستانی طلبہ کو چین کی کون سی یونیورسٹیوں میں خوابوں کی حقیقی تعبیر مل سکتی ہے؟؟

ہوا میں ہلکی سی خنکی تھی، جیسے کسی نے صدیوں پرانی کتاب کے اوراق الٹ کر رکھ دیے ہوں۔ شنگھائی کی سڑکوں پر سرخ فانوس جھول رہے تھے، اور پیلی روشنی میں قدیم عمارتوں کے سائے لمبے ہو رہے تھے۔ میں ایک پرسکون کافی شاپ کے کونے میں بیٹھی تھی۔ صبح کی روشنی میں، سیاہ کوٹ پہنے کچھ نوجوان سر جھکائے اپنی کتابوں میں کھوئے ہوئے تھے، جیسے کسی رازکی پرتیں کھول رہے ہوں۔

یہ وہی جگہ تھی جہاں ہر سال سینکڑوں پاکستانی طلبہ آتے ہیں، اپنے خوابوں کی تعبیر کی جستجو میں، علم کی جستجو میں۔ کوئی سفید کوٹ میں ڈاکٹر بننے، کوئی انجینئرنگ کے فارمولے سیکھنے، تو کوئی بزنس کی دنیا میں اپنی راہ بنانے۔ سب کی آنکھوں میں ایک سا عزم، ایک سی امید اور ایک سا سوال تھا

"کیا یہ سرزمین ہمارے خوابوں کو حقیقت میں بدل سکتی ہے؟"

چین کی یہ تعلیمی بستیاں محض اینٹ اور پتھر سے بنی عمارتیں نہیں، بلکہ علم کے وہ قدیم مینار ہیں جہاں نسلوں نے اپنی قسمتیں سنواری ہیں۔ مگر یہ کہانی صرف کتابوں اور کلاس رومز کی نہیں، یہ ان خوابوں کی ہے جو لاہور، کراچی، اسلام آباد کے کسی خاموش کمرے میں بیٹھ کر دیکھے گئے، اور پھر ایک لمبا سفر طے کر کے یہاں تک پہنچے۔

میرے اردگرد ہر چہرہ ایک کہانی تھا، ہر نظر میں ایک سوال، اور ہر راہ میں ایک نیا موڑ۔ یہ سفر صرف چین کی درسگاہوں تک محدود نہیں، بلکہ اس سے آگے نکل کر، پاکستان، مشرق وسطیٰ اور مغرب تک پھیلتا ہے۔ کیا یہ زمین ان نوجوانوں کو اپنا لے گی؟ یا یہ پرندے بالآخر واپس اپنے گھونسلوں کی طرف لوٹیں گے؟

یہ سفر علم کا ہے، مگر یہ تلاش مستقبل کی بھی ہے۔ اس شہر کی ہر گلی، ہر یونیورسٹی، ہر کیفے ایک کہانی سنانے کو بےقرار ہے

یہی سارے سوالات کافی کے ہر گھونٹ کے ساتھ مجھے گہری سوچ میں مبتلا کر رہے تھے سو میرا آج کا دن اپنی انہی سوچوں کی گتھیاں سلجھانے کا تھا۔

چین میں پاکستانی طلبہ کے لیے تعلیمی مواقع کی تلاش مجھے ایک ایسے سفر پر لے آئی جہاں ہر یونیورسٹی، ایک نئی دنیا تھی، اور ہر شعبہ ایک نیا راستہ۔ یونیورسٹی کی پرانی عمارت کے قریب میں نے ایک سنجیدہ مگر پُروقار شخصیت کو دیکھا، جو کتاب کے صفحات پلٹ رہے تھے۔ میں نے ادب سے سلام کیا

"آپ پاکستانی ہیں؟" انہوں نے مسکراتے ہوئے میرا جائزہ لیا اور بیٹھنے کی پیشکش کی

"جی، مجھے آپ کی رہنمائی درکار ہے۔ اگر آپ کے پاس وقت ہو تو میں جاننا چاہتی ہوں کہ چین میں پاکستانی طلبہ کے لیے کون سی یونیورسٹیاں اور کون سے شعبے سب سے زیادہ موزوں ہیں۔" میں نے بغیر تمہید باندھے سوال کیا کہیں وہ مصروفیت کا بہانہ نا کر دیں

پروفیسر نے عینک اتاری، ایک نظر مجھ پر ڈالی اور گویا ہوئے،

"چین ایک تعلیمی پاور ہاؤس ہے۔ یہاں کی یونیورسٹیاں بین الاقوامی معیار کی تحقیق، جدید تدریس، اور حکمت عملی سیکھنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ آئیں میں آپ کو چین کی چند اہم یونیورسٹیوں کے بارے میں بتاتا ہوں۔"

''جی'' میں نے اشتیاق سے سر ہلایا

1. پیکنگ یونیورسٹی (Peking University)

"بیجنگ میں واقع یہ یونیورسٹی چین کی آکسفورڈ سمجھی جاتی ہے۔ اگر آپ سماجی علوم، میڈیکل، بزنس، یا ٹیکنالوجی میں دلچسپی رکھتی ہیں تو یہ ایک بہترین انتخاب ہے۔" "یہ یونیورسٹی اپنی تحقیق، علمی ورثے، اور بین الاقوامی تعاون کی بدولت عالمی سطح پر شہرت رکھتی ہے۔

2. تسنگ ہوا یونیورسٹی (Tsinghua University) "یہ یونیورسٹی انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس، اور بزنس کے شعبوں میں چین کی سب سے نمایاں درسگاہوں میں سے ایک ہے۔ یہاں جدید ترین ٹیکنالوجی اور عملی تحقیق پر زور دیا جاتا ہے۔" "یہ یونیورسٹی بیجنگ میں واقع ہے اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہے، جہاں سے فارغ التحصیل طلبہ دنیا کی بڑی کمپنیوں میں کام کرتے ہیں۔

3. شنگھائی جیاؤ ٹونگ یونیورسٹی (Shanghai Jiao Tong University) "یہ یونیورسٹی انجینئرنگ، فنانس، اور بزنس اسٹڈیز کے لیے مشہور ہے۔ شنگھائی کی تیز رفتار معیشت کے بیچ واقع یہ ادارہ طلبہ کو جدید مارکیٹ کے مطابق تیار کرتا ہے۔" "یہ یونیورسٹی دنیا کے بہترین بزنس اسکولوں میں شمار ہوتی ہے۔

4. زیجیانگ یونیورسٹی (Zhejiang University)

"ہانگژو میں واقع یہ یونیورسٹی بائیوٹیکنالوجی، انجینئرنگ، اور نیچرل سائنسز میں بہترین تعلیم فراہم کرتی ہے۔ یہاں پاکستانی طلبہ کو تحقیق کے شاندار مواقع میسر آتے ہیں۔"

5. ووہان یونیورسٹی (Wuhan University) "یہ یونیورسٹی میڈیکل، انوائرمینٹل سائنس، اور انجینئرنگ کے حوالے سے بہترین مانی جاتی ہے۔ اس کا کیمپس بھی چین کے خوبصورت ترین کیمپسز میں شمار ہوتا ہے۔"

6. ہاربن انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (Harbin Institute of Technology) "اگر آپ کو روبوٹکس، ایرو اسپیس انجینئرنگ، یا مصنوعی ذہانت میں دلچسپی ہے تو یہ یونیورسٹی آپ کے لیے بہترین رہے گی۔"

7. فودان یونیورسٹی (Fudan University)

"شنگھائی میں واقع یہ یونیورسٹی بین الاقوامی تعلقات، میڈیا اسٹڈیز، اور اکنامکس کے لیے مشہور ہے۔ یہاں کے فارغ التحصیل طلبہ دنیا کے بڑے اداروں میں کام کر رہے ہیں۔" یہ وہ یونیورسٹیاں ہیں جو اہم ہیں باقی تو ان گنت ہیں۔۔۔

"میں اس قیمتی معلومات کے لیے بے حد شکرگزار ہوں اگر آپ اجازت دیں، تو میں مزید کچھ سوالات کے لیے آپ کا وقت لینا چاہوں گی۔

''مجھے خوشی ہوگی اگر میں آپ کی مزید رہنمائی کر سکوں۔ بلا جھجک اپنے سوالات پوچھیں۔" پروفیسر نے خوش دلی سے جواب دیا

''مجھے بتایئے کہ چین میں پاکستانی طلبہ کے لیے بہترین شعبے کون سے ہیں؟ یا پاکستان سے آنے والے طلبہ کن شعبوں میں جانا پسند کرتے ہیں؟ میرے اس سوال کا پروفیسر نے مزید وضاحت سے جواب دیا

"اب میں آپ کو ان اہم شعبوں کے بارے میں بتاتا ہوں جن میں پاکستانی طلبہ کے لیے چین میں بہترین مواقع موجود ہیں۔"

میڈیکل سائنسز (Pharmacy, MBBS, Engineering, Biomedical) "چین میں ایم بی بی ایس کرنے والے طلبہ کو عالمی معیار کے تدریسی ہسپتالوں میں انٹرنشپ کا موقع ملتا ہے۔ خاص طور پر ووہان یونیورسٹی، پیکنگ یونیورسٹی، اور سوژو یونیورسٹی اس شعبے میں نمایاں ہیں۔"

انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی ، میکانیکل، سول، اور کمپیوٹر سائنس

انجینئرنگ کے میدان میں چین کی یونیورسٹیاں عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں۔ تسنگ ہوا یونیورسٹی، ہاربن انسٹیٹیوٹ، اور زیجیانگ یونیورسٹی اس شعبے میں سرفہرست ہیں۔"

بزنس، فنانس اور اکنامکس "اگر آپ کاروباری ذہن رکھتی ہیں تو چین میں فنانس اور اکنامکس کی تعلیم حاصل کرنا ایک بہترین انتخاب ہوگا۔ شنگھائی جیاؤ ٹونگ یونیورسٹی اور فودان یونیورسٹی آپ کے لیے بہترین ثابت ہو سکتی ہیں۔"

کمپیوٹر سائنس، مصنوعی ذہانت اور ڈیٹا سائنس" آج کے دور میں یہ شعبہ بہت تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ اگر آپ ڈیٹا سائنس، سائبر سیکیورٹی، یا مصنوعی ذہانت میں مہارت حاصل کرنا چاہتی ہیں تو ہاربن انسٹیٹیوٹ اور تسنگ ہوا یونیورسٹی بہترین انتخاب ہیں۔"

بین الاقوامی تعلقات اور چینی زبان" پاکستان اور چین کے تعلقات کے پیش نظر، چینی زبان اور سفارتکاری میں مہارت حاصل کرنا ایک بہترین موقع ہے۔ بیجنگ نارمل یونیورسٹی اور نانجنگ یونیورسٹی اس کے لیے مشہور ہیں۔"

ماحولیاتی سائنس اور بایوٹیکنالوجی "اگر آپ ماحولیات اور نیوانرجی سسٹمز میں دلچسپی رکھتی ہیں تو ووہان یونیورسٹی اور چنگڈو یونیورسٹی میں تحقیق کے وسیع مواقع موجود ہیں۔انہوں نے تفصیل سے جواب دیا

" کیا پاکستان اور چین کے درمیان کوئی مشترکہ تعلیمی پالیسی یا معاہدہ ہے جو پاکستانی طلبہ کے لیے تعلیمی مواقع کو فروغ دیتا ہو؟" میں نے بڑی ہی سنجیدگی سے اگلا سوال کیا

جی ہاں، پاکستان اور چین کے درمیان تعلیمی تعاون کے کئی معاہدے اور پالیسی فریم ورک موجود ہیں جو پاکستانی طلبہ کے لیے تعلیمی مواقع کو فروغ دیتے ہیں۔

.1 چین-پاکستان تعلیمی تعاون– دونوں ممالک کے درمیان تعلیمی اور تحقیقی تعاون کو بڑھانے کے لیے متعدد معاہدے کیے گئے ہیں۔ چین کی کئی یونیورسٹیاں پاکستانی طلبہ کو اسکالرشپس فراہم کرتی ہیں، اور دونوں ممالک کے ادارے باہمی تحقیقی منصوبوں پر کام کررہے ہیں۔

. 2 چینی اسکالرشپس اور وظائف – چین کی حکومت، چائنا اسکالرشپ کونسل (CSC)، اور مختلف چینی یونیورسٹیاں ہر سال پاکستانی طلبہ کو وظائف فراہم کرتی ہیں، تاکہ وہ چین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرسکیں۔

.CPEC 3 اور تعلیمی مواقع– چین-پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے تحت بھی تعلیمی تعاون کو فروغ دیا جارہا ہے۔کئی پاکستانی طلبہ کو چینی یونیورسٹیوں میں انجینئرنگ، بزنس، اور دیگر تکنیکی شعبوں میں تربیت دی جارہی ہے تاکہ وہ CPEC منصوبوں میں کلیدی کردار ادا کرسکیں۔

.4 مشترکہ ڈگری پروگرامز– کچھ پاکستانی اور چینی یونیورسٹیوں نے مشترکہ ڈگری پروگرامز بھی شروع کیے ہیں، جن کے تحت طلبہ تعلیم کا ایک حصہ پاکستان میں اور ایک حصہ چین میں مکمل کرسکتے ہیں۔

.5 مینڈارن لینگویج پروگرامز – چین میں تعلیم حاصل کرنے والے پاکستانی طلبہ کے لیے چینی زبان (مینڈارن) سیکھنے کے مواقع بھی فراہم کیے جاتے ہیں، تاکہ وہ چینی تعلیمی اور کاروباری ماحول میں بہتر طریقے سے ضم ہوسکیں۔

یہ تمام اقدامات چین اور پاکستان کے درمیان تعلیمی اور ثقافتی تعلقات کو مزید مضبوط بنا رہے ہیں، جس سے پاکستانی طلبہ کو بین الاقوامی معیار کی تعلیم اور روزگار کے مواقع حاصل ہورہے ہیں۔

"چین میں تعلیم صرف ڈگری لینے کا نام نہیں، بلکہ ایک نیا تجربہ، ایک نیا کلچر، اور ایک نئی دنیا دیکھنے کا موقع ہے۔اگر آپ واقعی محنت کریں، تو یہاں کے تعلیمی ادارے آپ کو عالمی معیار کی تعلیم اور بہترین مستقبل کی ضمانت دے سکتے ہیں۔"

باتیں کرتے کرتے ہم ایک ایسی راہداری میں پہنچے جہاں غیر ملکی طلبہ چینی زبان سیکھنے میں مصروف تھے۔پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا،

"پاکستان اور چین کے تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہے ہیں۔ اگر آپ سفارت کاری، بین الاقوامی تعلقات میں مہارت حاصل کرنا چاہتی ہیں تو مینڈارن سیکھنے سے نہ صرف چین میں مواقع بڑھتے ہیں، بلکہ یہ عالمی سطح پر بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔پروفیسر نے تفصیل سے جواب دیا۔"

''جی ہاں بالکل، کہا جاتا ہے کہ اگر تم کسی قوم کو سمجھنا چاہتے ہو تو اس کی زبان سیکھو۔لیکن یہ اتنا بھی آسان نہیں۔چینی زبان کے الجھے ہوئے حروف کو سمجھنا ایسا ہی تھا جیسے پانی پر نقش بنانا۔مگر انگریزی میں موجود تعلیمی پروگرامز نے ان رکاوٹوں کو یقیناً کم کردیا ہے یونیورسٹی کیمپس میں گھومتے ہوئے، میں نے محسوس کیا کہ زبان اکثر بین الاقوامی طلبہ کے لیے ایک چیلنج بن سکتی ہے، مگر چین نے اس مسئلے کا حل بھی خوبصورتی سے نکالا ہے۔زیادہ تر یونیورسٹیاں بین الاقوامی طلبہ کے لیے انگریزی میں پروگرامز پیش کرتی ہیں، جس سے پاکستانی طلبہ کے لیے تعلیم حاصل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

"چین میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستانی طلبہ کے لیے نوکری کے کیا مواقع ہوتے ہیں؟ کیا چینی کمپنیاں غیر ملکی طلبہ کو ملازمت فراہم کرتی ہیں؟" یہ وہ سوال تھا جو کب سے میرے ذہن میں کلبلا رہا تھا۔

پروفیسر پھر گویا ہوئے۔۔۔

''چین میں نوکری کے مواقع موجود ہیں، مگر یہ کسی آسان راستے کی طرح نہیں، بلکہ ایک ایسا دریا ہے جسے عبور کرنے کے لیے صبر، مہارت اور زبان پر عبور ضروری ہے۔ یہاں کی کمپنیاں بین الاقوامی ٹیلنٹ کو ضرور اپناتی ہیں، مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ مقامی افراد کو ترجیح بھی دیتی ہیں۔پاکستانی طلبہ جو یہاں اعلیٰ تعلیم کے بعد کام کرنے کے خواہشمند ہیں، انہیں نہ صرف اپنی فیلڈ میں مہارت حاصل کرنی ہوتی ہے بلکہ چینی ثقافت اور بزنس ایٹی کیٹ بھی سیکھنا پڑتا ہے۔مگر مسئلہ وہی ہے؟؟؟

"چینی زبان؟''میں نے فکرمندی سے کہا

''بالکل۔۔۔معیشت کی دنیا میں پاکستانیوں کے لیے شنگھائی اور بیجنگ کے مالیاتی مراکز میں کئی بین الاقوامی کمپنیاں موجود ہیں، جہاں اکنامکس اور بزنس گریجویٹس کے لیے کام کے مواقع دستیاب ہیں۔کئی پاکستانی کمپنیوں نے بھی چین میں اپنی شاخیں کھولی ہیں، جہاں پاکستانی گریجویٹس کو ترجیح دی جاتی ہے۔لیکن یہاں بھی ایک بڑی رکاوٹ موجود ہے—ورک ویزا۔ چین میں کام کرنے کے لیے ایک مضبوط اسپانسرشپ درکار ہوتی ہے، جو ہر کسی کو آسانی سے نہیں ملتی۔

اس کے علاوہ چین کی میڈیکل یونیورسٹیاں عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں، مگر یہاں ایک غیر ملکی ڈاکٹر کے طور پر کام کرنا آسان نہیں۔ ایک تو چینی میڈیکل سسٹم پاکستان سے کافی مختلف ہے، دوسرا، یہاں مستقل بنیادوں پر کام کرنے کے لیے ایک خاص لائسنس درکار ہوتا ہے، جو صرف وہی غیر ملکی ڈاکٹر حاصل کرسکتے ہیں جو چینی زبان میں مہارت رکھتے ہوں اور مقامی امتحان پاس کریں۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر پاکستانی ڈاکٹر چین میں پڑھائی مکمل کرنے کے بعد پاکستان، مشرق وسطیٰ یا یورپ کا رخ کرتے ہیں۔

بات پھر وہیں آگئی ہے کہ چینی زبان پر عبور ضرور ہے؟ میں نے کہا

چین میں نوکری کی سب سے بڑی شرط چینی زبان پر عبور ہے۔اگر آپ مینڈارن سیکھ لیتے ہیں تو آپ کے لیے کئی دروازے کھل سکتے ہیں، ورنہ مواقع محدود ہوجاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو پاکستانی طلبہ چین میں مستقل طور پر کام کرنا چاہتے ہیں، وہ اپنی ڈگری کے ساتھ ساتھ زبان پر بھی محنت کرتے ہیں۔

چین میں کام کرنے کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں ؟ میں نے جلد سے اگلا سوال کیا

یہاں کے شہر جدید، سہولتوں سے بھرپور اور کاروباری مواقع سے لبریز ہیں۔یہاں کی کمپنیاں دنیا کی جدید ترین ٹیکنالوجی اور تحقیق میں مصروف ہیں۔اگر کوئی پاکستانی طالب علم چین میں نوکری حاصل کرلے تو وہ ایک عالمی معیار کے ماحول میں کام کرے گا، جو کسی بھی کیریئر کے لیے بہت فائدہ مند ہوسکتا ہے۔

مگر اس کے ساتھ کچھ چیلنجز بھی ہیں:

چینی زبان پر عبور نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تر غیر ملکیوں کو جونیئر پوزیشنز پر کام کرنا پڑتا ہے۔

ورک ویزا کے سخت قوانین کی وجہ سے زیادہ تر لوگ چین میں مستقل بنیادوں پر کام نہیں کر پاتے۔

''مگر یہاں بہت سے پاکستانی پروفیسر انگریزی پڑھا رہے ہیں اس لحاظ سے چین میں پاکستانیوں کے لیے ٹیچنگ کے مواقع تو ہیں؟'' میں نے سوال داغا

"ہاں، خاص طور پر اگر آپ اچھی انگریزی بول سکتے ہیں۔ کئی پاکستانی طلبہ یہاں اسکولوں، یونیورسٹیوں، یا پرائیویٹ انسٹیٹیوٹس میں پڑھاتے ہیں۔ مگر انہیں انگریزی پر مکمل عبور حاصل ہونا چاہیے''

''چین میں تعلیم حاصل کرنا ایک منفرد تجربہ ہوتا ہے، اور جب یہ سفر مکمل ہوجاتا ہے، تو پاکستانی طلبہ کے لیے جاب کے حوالے سے کیا نئے دروازے کھلتے ہیں ؟ میں نے مزید تفصیل جاننا چاہی

"چین میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد، کسی بھی طالب علم کے سامنے تین اہم راستے ہوتے ہیں۔ اور یہ راستے انتخاب اور محنت پر منحصر ہیں۔"

پہلا چین میں نوکری کے مواقع جس پر ہم بات کرچکے ہیں تفصیل سے دوسرا پاکستان واپس جاکر کیریئر بنانا۔چین میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد، کئی پاکستانی طلبہ پاکستان واپس آکر اپنا کیریئر بناتے ہیں۔ چین میں حاصل کردہ علم اور تجربہ، پاکستان میں روزگار کے مواقع بڑھا دیتا ہے۔

"پاکستان میں چینی کمپنیوں کی موجودگی اور چین-پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے تحت کام کرنے والی کمپنیاں، چین سے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے ایک سنہری موقع ہے۔" پروفیسر نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"* کون سے شعبے پاکستان میں فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں؟" میں نے سوال کیا

" CPEC اور چینی کمپنیاں: چین-پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت کام کرنے والی چینی کمپنیوں میں نوکری کے مواقع ہیں، خاص طور پر انجینئرنگ، آئی ٹی، اور بین الاقوامی تجارت میں۔

چین سے MBBS کرنے والے طلبہ پاکستان میں پریکٹس کے لیے NLE امتحان پاس کرکے ڈاکٹر بن سکتے ہیں۔

پاکستان میں ٹیکنالوجی اور انجینئرنگ کے شعبے میں چینی تعلیم یافتہ افراد کے لیے کئی مواقع ہیں، خاص طور پر مصنوعی ذہانت (AI)، ڈیٹا سائنس، اور نیوکلیئر انجینئرنگ میں۔

چین اور پاکستان کے تعلقات مضبوط ہورہے ہیں، اور چینی زبان جاننے والے طلبہ مترجم یا بزنس کوآرڈینیٹر کے طور پر کام کرسکتے ہیں۔

''چین میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد پاکستان میں کن چیلنجز کا سامنا کرنا ہوگا ؟ کیا چین کی ڈگری کو پاکستان اور دوسرے ممالک میں مکمل تسلیم کیا جاتا ہے ؟ یہ سوال کب سے مجھے پریشان کرر ہا تھا

''نہیں کچھ فیلڈز میں چین کی ڈگری کو مکمل طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا، اور خاص طور پر میڈیکل کے لیے NLE امتحان ضروری ہوتا ہے یا پھر

تیسرا آپشن ہے بیرون ملک جانا۔۔۔

چین سے فارغ التحصیل پاکستانی طلبہ کے لیے تیسرا آپشن یہ ہوسکتا ہے کہ وہ بیرون ملک اپنے کیریئر کے لیے قسمت آزمائیں۔

"چین کی ڈگری کو یورپ، امریکہ، یا مشرق وسطیٰ میں تسلیم کروا کر طالب علم مزید تعلیم یا نوکری کے لیے جاسکتے ہیں۔"پروفیسر کی بات میں سنجیدگی تھی

''کن ممالک میں مواقع زیادہ ہیں؟'' میں اپنے سوالات پوچھنے کی عادت سے خود پریشان ہوں، مگر موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی

''بہت آسان میں اس کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں چینی یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل پاکستانی طلبہ کو مشرق وسطیٰ میں، خاص طور پر میڈیکل، انجینئرنگ، اور بزنس کے شعبوں میں اچھے ملازمت کے مواقع مل سکتے ہیں یعنی (UAE، سعودی عرب، قطر)

چین کی کچھ یونیورسٹیاں عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں، اور یہاں سے فارغ التحصیل طلبہ یورپ یا امریکہ جاکر مزید تعلیم یا نوکری کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔

چین سے فارغ التحصیل افراد آسٹریلیا اور کینیڈا میں بھی تعلیم یا ورک پرمٹ کے لیے اپلائی کر سکتے ہیں۔

'' کیا یہ سب واقعی اتنا آسان ہے'' میں نے فکر مندی سے پوچھا

نہیں بیرون ملک جانے کے کچھ چیلنجز بھی ہیں جیسے بعض ممالک میں چینی ڈگری کو تسلیم نہیں کیا جاتا، اور اس لیے طلبہ کو مزید امتحانات پاس کرنے پڑسکتے ہیں۔ویزا اور ورک پرمٹ حاصل کرنا کچھ ممالک میں مشکل ہوسکتا ہے۔

''اوہ!'' یہ سفر اتنا آسان نہیں۔۔۔'' میں نے تاسف سے سر ہلایا

چینی سرزمین میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد، پاکستانی طلبہ کے لیے کئی دروازے کھلتے ہیں۔ چین، پاکستان، یا کسی تیسرے ملک میں مواقع تلاش کرنے کے لیے ان کے پاس متعدد راستے ہیں، اور یہ راستے ان کے منتخب شعبے اور ذاتی محنت پر منحصر ہیں۔''

ایک کپ کافی اور پروفیسر کے ساتھ طویل اور معلوماتی گفتگو کے بعد، وہ مسکراتے ہوئے اٹھے اور نرمی سے اجازت لیتے ہوئے کہا، 'مجھے اب چلنا ہوگا، امید ہے کہ ہماری یہ بات چیت آپ کے لیے مددگار ثابت ہوگی۔' یہ کہہ کر وہ آہستہ قدموں سے دروازے کی طرف بڑھے۔ میں نے مسکراتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا جبکہ میرے ذہن میں اب بھی بے شمار سوالات گردش کررہے تھے۔

یونیورسٹی کے کیمپس سے نکلتے ہوئے میں نے محسوس کیا کہ یہ درسگاہیں صرف تعلیم نہیں دے رہیں، بلکہ ایک نئی دنیا میں قدم رکھنے کے دروازے کھول رہی ہیں۔ جو تعلیم سے ملازمت تک کا سفر ہے، شاید میرے اگلے سفر کا راستہ کسی ایسے پاکستانی طالبعلم کی کہانی سے جڑا ہو جو انہی راہداریوں میں اپنے خوابوں کے تعاقب میں سرگرداں ہو۔لیکن یاد رہے کہ چین میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کو یہاں ملازمت کے مواقع مل سکتے ہیں، مگر چین شہریت نہیں دیتا، اس کے باوجود یہ ایک ایسا تجربہ ہے جو دنیا کے کسی بھی کونے میں آپ کے لیے نئے دروازے کھول سکتا ہے۔

گولڈن ویزا متنازع کیوں ہیں؟

اس پروگرام کے ذریعے منی لانڈرنگ یا فراڈ بھی کیا جا سکتا ہے۔ گولڈن ویزا کی وجہ سے بڑے شہروں میں گھروں کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا

ٹرمپ کی گولڈ کارڈ' نامی امیگریشن اسکیم کے تحت 5 ملین ڈالر کی خطیر رقم کے عوض دولت مند غیر ملکی افراد امریکی شہریت حاصل کر سکیں گے

یو اے ای گولڈن ویزا پروگرام کے تحت 100 ارب درہم تک سرمایہ کاری کرنے والے 6800 سرمایہ کاروں کو' گولڈن کارڈ' جاری کیا گیا

گولڈن ویزا دنیا بھر میں خاصے عام ہیں۔ برطانیہ، اسپین اور یونان جیسے ممالک میں بھی یہ ویزا فروخت کیے جاتے ہیں، رپورٹ میں انکشاف

کنزیومر واچ نیوز

امریکی صدر ٹرمپ نے 'گولڈ کارڈ' نامی امیگریشن اسکیم متعارف کرائی ہے جس کا مقصد غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس اسکیم کے تحت 5 ملین ڈالر کی خطیر رقم کے عوض دولت مند غیر ملکی افراد امریکی شہریت بھی حاصل کر سکیں گے۔ صدر ٹرمپ کی جانب سے یہ اقدام موجودہ ای بی فائیو ویزا پروگرام کو تبدیل کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے، جس پر دھوکہ دہی اور غلط استعمال کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ اوول آفس میں گزشتہ روز صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا تھا کہ غیر ملکی شہری یہاں مزید دولت مند اور کامیاب ہوں گے، وہ یہاں بہت سارا پیسہ خرچ کریں گے، ٹیکس بھریں گے اور بہت سارے لوگوں کو ملازمتیں فراہم کریں گے۔ یہ ویزا اسکیم ایک انتہائی کامیاب اقدام ہوگا۔

گولڈ کارڈ پروگرام کیا ہے؟

ٹرمپ گولڈ کارڈ ایک مجوزہ امیگریشن اسکیم ہے جو دولت مند غیر ملکی سرمایہ کاروں کو گرین کارڈ کے حقوق دیتی ہے، جس سے انہیں مستقل رہائش اور بعد میں امریکی شہریت حاصل کرنے کا موقع بھی ملے گا۔ موجودہ ای بی فائیو ویزا پروگرام کے برعکس جس کے لیے کم از کم ایک لاکھ 50 ہزار ڈالر کی سرمایہ کاری درکار ہوتی ہے جبکہ گولڈ کارڈ کی قیمت 5 ملین ڈالر رکھی گئی ہے۔

ای بی فائیو ویزا پروگرام کو کیوں تبدیل جا رہا ہے؟

ای بی فائیو ویزا پروگرام کو 1990 میں امریکی معیشت کو فروغ دینے کے لیے شروع کیا گیا تھا تاکہ ملک میں غیر ملکی سرمایہ کاری اور ملازمت کے مواقع پیدا کیے جا سکیں تاہم وقت کے ساتھ ساتھ اس پروگرام پر بدعنوانی اور غلط استعمال کے الزامات عائد کیے جاتے رہے۔ اس پروگرام کے ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ اپنی اصل شکل سے ہٹ چکا ہے۔ ٹرمپ کے کامرس سیکرٹری ہاورڈ لٹنک نے اس پروگرام کو "بکواس" اور "فراڈ" قرار دیا اور کہا کہ گولڈ کارڈ ایک زیادہ شفاف اور مؤثر متبادل فراہم کرے گا، جس سے ای بی فائیو کے مسائل ختم ہو جائیں گے۔

ان کا کہنا ہے کہ ای بی فائیو پروگرام کے ذریعے کم قیمت پر گرین کارڈ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے صدر ٹرمپ نے اس بے مقصد کارڈ کی جگہ ای بی فائیو پروگرام ہی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

گولڈ کارڈ پروگرام کی اہم خصوصیات

پانچ ملین ڈالر سرمایہ کاری کی شرط: ای بی فائیو کے مقابلے میں زیادہ سرمایہ درکار ہوگی، جس کا ہدف انتہائی امیر افراد ہوں گے۔ گرین کارڈ کے فوائد: سرمایہ کاروں کو امریکہ میں مستقل رہائش اور کام کرنے کے حقوق حاصل ہوں گے۔ شہریت کا حصول: اس اسکیم کے تحت سرمایہ کار اور ان کے اہل خانہ امریکی شہریت کے حقدار ہوں گے۔ ای بی فائیو کا متبادل:

یہ پروگرام مکمل طور پر ای بی فائیو ویزا کو ختم کر دے گا، جس پر بدعنوانی اور بے ضابطگیوں کے الزامات ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق 'ای بی فائیو' پروگرام کے تحت ہر سال 10 ہزار امریکی ویزے جاری کیے جاتے تھے جن میں سے تین ہزار ویزے ایسے افراد کے لیے تھے جو ایسے شعبوں میں کام کر رہے تھے جن میں نوکریاں کم ہیں۔

نیا گولڈ ویزا کس کو مل سکتا ہے؟

ٹرمپ کے اعلان کے دوران ایک صحافی نے دریافت کیا کہ کیا روسی اولیگارک (بڑے کاروباری شخصیات) بھی اس اسکیم کے اہل ہوں گے؟ جس کے جواب میں ٹرمپ نے کہا کہ ہاں، ممکن ہے۔ میں کچھ روسیوں کو جانتا ہوں جو بہت اچھے لوگ ہیں۔'' ٹرمپ کے مطابق یہ اُن افراد کو مل سکتا ہے جن کے پاس کافی ڈالر ہیں۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ آیا اس کے نتیجے نوکریوں میں اضافہ کرنے کی شرط ہوگی یا نہیں۔

گولڈ کارڈ کی قیمت اور مراعات کیا ہوں گی؟

اس ویزا اسکیم کیلیے درخواست جمع کروانے کی فیس 50 لاکھ ڈالر رکھی گئی ہے۔ ٹرمپ کے مطابق اس بارے میں مزید تفصیلات دو ہفتے بعد شائع کی جائیں گی جب یہ ویزے فروخت ہونا شروع ہوں گے۔ گرین کارڈ رکھنے والے بشمول وہ جو ای بی فائیو پروگرام کے تحت یہ مراعات حاصل کر چکے ہیں انہیں امریکہ کے قانونی مستقل شہری کے طور پر پانچ سال تک امریکہ میں زندگی گزارنے کی اجازت ملتی ہے جس کے بعد وہ باقاعدہ شہریت کے لیے اہل ہو جاتے ہیں۔ تاحال یہ واضح نہیں ہے کہ آیا گولڈ کارڈ ویزا حاصل کرنے والوں اس ضمن میں انتظار کرنا پڑے گا یا نہیں۔ ٹرمپ کا یہ منصوبہ یقینی طور پر دنیا بھر کے دولت مند سرمایہ کاروں کی توجہ حاصل کرے گا، لیکن ساتھ ہی ساتھ ناقدین یہ سوال بھی اٹھا رہے ہیں کہ یہ امیگریشن کی شفافیت اور قومی سلامتی پر کیا اثرات مرتب کرے گا؟۔ یاد رہے کہ سال 1990 میں 'ای بی فائیو' ویزا ایسے غیر ملکیوں کے لیے شروع کیا گیا تھا جو کسی ایسی کمپنی میں 10 لاکھ ڈالر کی سرمایہ کاری کریں جن میں کم از کم 10 ملازمین کو ملازمت فراہم کی جائے۔

ایسے افراد کو اس کے بدلے فوری طور پر گرین کارڈ مل جاتا ہے، عام طور پر گرین کارڈز کے خواہش مند افراد کو مستقل رہائش حاصل کرنے کے لیے کئی کئی سال کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔

'ای بی فائیو' ویزا پروگرام کیا ہے اور ٹرمپ اسے ختم کیوں کر رہے ہیں؟

سنہ 1990 میں 'ای بی فائیو' ویزا ایسے غیر ملکیوں کے لیے شروع کیا گیا تھا جو کسی ایسی کمپنی میں 10 لاکھ ڈالر کی سرمایہ کاری کریں جن میں کم از کم 10 ملازمین کو ملازمت فراہم کی جائے۔ ایسے افراد کو اس کے بدلے فوری طور پر گرین کارڈ مل جاتا ہے۔ عام طور پر گرین کارڈز کے خواہش مند افراد کو مستقل رہائش حاصل کرنے کے لیے کئی کئی سال کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق 'ای بی فائیو' پروگرام کے تحت ہر سال 10 ہزار امریکی ویزے جاری کیے جاتے تھے جن میں سے تین ہزار ویزے ایسے افراد کے لیے تھے جو ایسے شعبوں میں کام کر رہے تھے جن میں نوکریاں کم ہیں۔ امریکی سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن سروس کا کہنا ہے کہ ای بی فائیو ویزا کا مقصد 'امریکی معیشت کو نوکریوں میں اضافے اور سرمایہ کاری کے لیے استعمال کرنا ہے۔' تاہم ٹرمپ کے کامرس سیکریٹری ہاورڈ لٹنک کا ماننا ہے کہ 'اس پروگرام کا استحصال کیا جا رہا ہے اور یہ مراعات (امریکی شہریت) بہت کم قیمت کے عوض دی جا رہی ہے۔' وہ کہتے ہیں کہ 'ای بی فائیو پروگرام بے معنی اور فراڈ ہے اور اس کے ذریعے کم قیمت پر گرین کارڈ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے صدر نے اس بے مقصد کارڈ کی جگہ ای بی فائیو پروگرام ہی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔' سنہ 2021 میں امریکی حکومت کے احتساب کے دفتر کو معلوم ہوا کہ ای بی فائیو ویزا پروگرام میں فراڈ کا خطرہ بہت زیادہ ہے کیونکہ امیدوار کی جانب سے فنڈز کہاں سے بھیجے گئے ہیں یہ جاننا بہت مشکل ہے اور اس پروگرام میں سرمایہ کے باعث طرف داری بھی کی جاسکتی ہے۔

گرین کارڈ رکھنے والے بشمول وہ جو ای بی فائیو پروگرام کے تحت یہ مراعات حاصل کر چکے ہیں انھیں امریکہ کے قانونی مستقل شہری کے طور پر پانچ سال تک امریکہ میں زندگی گزارنے کی اجازت ملتی ہے جس کے بعد وہ باقاعدہ شہریت کے لیے اہل ہو جاتے ہیں۔

تاحال یہ واضح نہیں ہے کہ آیا گولڈ کارڈ ویزا حاصل کرنے والوں اس ضمن میں کم انتظار کرنا پڑے گا یا نہیں۔ گولڈن ویزا دنیا بھر میں خاصے عام ہیں۔ برطانیہ، سپین اور یونان جیسے ممالک میں بھی یہ ویزا فروخت کیے جاتے ہیں اور کچھ ممالک جیسے مالٹا، مصر اور اردن میں تو آپ کو اس سرمایہ کاری کے عوض براہِ راست شہریت مل جاتی ہے۔ یہ 'گولڈن پاسپورٹ' پروگرامز کیریبیئن میں بھی موجود ہیں جہاں ڈومینیکا، گریناڈا، سینٹ کیٹس اور نیوس میں اس ویزا کی فیس دو سے تین لاکھ ڈالر تک رہی ہے۔

متحدہ عرب امارات میں گولڈن ویزا پروگرام کے تحت مجموعی طور پر 100 ارب درہم تک کی مالیت کی سرمایہ کاری کرنے والے 6800 سرمایہ کاروں کو 'گولڈن کارڈ' جاری کیا گیا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ گولڈن کارڈ کا مقصد متحدہ عرب امارات میں سرمایہ کرنے والوں، بین الاقوامی اہمیت کی بڑی کمپنیوں کے مالکان، اہم شعبے کے پیشہ وروں، سائنس کے میدان میں کام کرنے والوں محققوں اور باصلاحیت طلبہ کو متحدہ عرب امارات کی ترقی میں شامل اور متوجہ کرنا ہے۔

ماہرین کے مطابق عام طور پر گولڈن ویزا پروگرام اس لیے متنازع ہوتے ہیں کیونکہ ان کے ذریعے منی لانڈرنگ کی جاسکتی ہے یا فراڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ ان کی وجہ سے بڑے شہروں میں گھروں کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوسکتا ہے۔

ان خدشات کے باعث متعدد یورپی ممالک جن میں برطانیہ، نیدرلینڈز اور یونان شامل ہیں نے گذشتہ چند سالوں کے دوران اپنے گولڈن ویزا پروگرام بند کر دیے تھے۔

آسٹریلیا کی جانب سے غیر ملکی تاجروں کے لیے گولڈن ویزا پالیسی کا آغاز کیا گیا تھا لیکن چونکہ نتائج اچھے نہیں آئے اس لیے امیگریشن پالیسی میں ترامیم کے بعد اسے منسوخ کر دیا گیا۔ پہلے ہی گولڈن ویزا کے ناقدین کا کہنا ہے کہ اس پالیسی کا استعمال بدعنوان اور سود پر رقم دینے والے لوگ کر رہے ہیں۔

آسٹریلیا کے گولڈن ویزے کے حصول کے لیے کسی غیر ملکی سرمایہ کار کو کم از کم 3.3 ملین ڈالر جو کہ تقریباً 27 کروڑ 44 لاکھ انڈین اور 50 کروڑ سے زیادہ پاکستانی روپے کے برابر ہے کی سرمایہ کاری درکار تھی۔ کئی تحقیقات کے بعد آسٹریلین حکومت نے محسوس کیا کہ یہ پالیسی اپنا مقصد حاصل نہیں کر پا رہی ہے۔

موبائل فون کا ضرورت سے زیادہ استعمال صحت کیلئے نقصان دہ

ہینڈز فری سے نکلنے والی شعاعیں سماعت کو متاثر کرنے لگیں، ایک سال میں سول اسپتال میں کان کی سوزش کے 100 مریضوں کی سرجری

کان کا اندرونی حصہ موبائل فون کے قریب ہونے کی وجہ سے الیکٹرومیگنیٹک ریڈی ایشن کا براہ راست سامنا کرتا ہے اور زیادہ متاثر ہوتا ہے

ہیئر سیلز مسلسل شور سے حساس سمجھے جاتے ہیں، مرض کے ایڈوانس اسٹیج میں ریکوری کا امکان بہت کم ہوتا ہے، پروفیسر ڈاکٹر زیبا احمد

سماعت کے عالمی دن پر ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز اور ڈاکٹر رتھ کے ایم فاؤ سول اسپتال کے اشتراک سے منعقدہ سیمینار سے خطاب

کنزیومر واچ رپورٹ

پروفیسر ڈاکٹر زیبا احمد نے کہا ہے کہ موبائل کا ضرورت سے زیادہ استعمال اور بلیوٹوتھ، ایئربڈز اور ہینڈز فری سے نکلنے والی شعاعیں سماعت کو متاثر کرنے کا باعث بن رہی ہیں، انہوں نے کہا کہ کان، خاص طور پر کان کا اندرونی حصہ موبائل فون کے قریب ہونے کی وجہ سے الیکٹرومیگنیٹک ریڈی ایشن کا براہ راست سامنا کرتا ہے جس کی وجہ سے کان کا یہ عضو سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے، کورٹی میں موجود باریک ہیئر سیلز (عضوِ سماعت کے ریسیپٹر خلیے) دوبارہ پیدا کرنے والی خصوصیات نہیں رکھتے اس لیے یہ نقصان اکثر مستقل ہوتے ہیں اور مرض کے ایڈوانس اسٹیج میں ریکوری کا امکان بہت کم ہوتا ہے، ہیئر سیلز مسلسل شور سے حساس سمجھے جاتے ہی، لہذا، کان موبائل فون کے شور کے ساتھ ساتھ فون سے نکلنے والی الیکٹرومیگنیٹک ریڈی ایشن ویوز کا خطرہ لاحق ہوتا ہے، انہوں نے کہا کہ کارخانوں جیسے کام کی جگہوں پر ٹریفک کا غیر منظم شور بھی آلودگی کی ایک شکل ہے جس سے نمٹنے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات کی ضرورت ہے، یہ باتیں انہوں نے سماعت کے عالمی دن کی مناسبت سے ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز اور ڈاکٹر رتھ کے ایم فاؤ سول اسپتال کے اشتراک سے منعقدہ سیمینار میں کہیں، جس کا انعقاد سول اسپتال کے ای این ٹی ڈپارٹمنٹ یونٹ ون میں ہیڈ آف ڈپارٹمنٹ پروفیسر ڈاکٹر زیبا احمد کی صدارت میں ہوا، سیمینار میں ڈاکٹر طارق زاہد خان، ڈاکٹر تہمینہ جنید، ڈاکٹر صدف ضیا، ڈاکٹر عظمیٰ سمیت فیکلٹی، پوسٹ گریجویٹ ٹرینیز اور طلبا کی بڑی تعداد شریک ہوئی، اس موقع پر سول اسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر خالد بخاری، اور پرنسپل ڈاؤ میڈیکل کالج پروفیسر صبا سہیل نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی، ڈاکٹر زیبا احمد نے سیمینار سے خطاب میں کہا کہ سماعت سے محرومی کی روک تھام تمام قبل از پیدائش، پیدائشی ادوار سے لے کر بڑھاپے تک زندگی کے تمام ادوار کے لیے ضروری ہے، ان کا کہنا تھا کہ بچوں میں سماعت متاثر ہونے کے لگ بھگ 60 فیصد کیسز کو صحت عامہ کے اقدامات کے نفاذ کے ذریعے روکا جا سکتا ہے، ڈاکٹر زیبا نے کہا کہ اسی طرح، بالغ افراد میں سماعت کے نقصان کی عام وجوہات، جیسا کہ اونچی آواز اور اوٹوٹکسک ادویات کا استعمال، ہیں جن پر قابو پا کر روکا جا سکتا ہے، انہوں نے کہا کہ سماعت کے نقصان کو کم کرنے کے لیے موثر حکمت عملیاں اپنائی جا سکتی ہیں، جن میں امیونائزیشن، زچگی اور بچوں کی دیکھ بھال کے اچھے طریقے، جینیاتی مشاورت، کان کے انفیکشن کی شناخت اور علاج، شور اور کیمیکل ایکسپوزر کے لیے سماعت کے تحفظ کے پروگرام، تفریحی پروگرامز میں تیز آواز میں کمی کے لیے محفوظ حکمت عملی، اوٹوٹوکسک سماعت کے نقصان کو روکنے کے لیے ادویات شامل ہیں، سیمینار کے دوران ای این ٹی ریذیڈنٹس نے کان کی مختلف بیماریوں، ان کی تشخیص و علاج پر مبنی موضوعات پر گفتگو کی، سیمینار کے دوران سول اسپتال میں گزشتہ ایک برس کے دوران کان کی سوزش (سی ایس او ایم) کے سرجیکل علاج کے اعداد و شمار بھی پیش کیے گئے، سیمینار میں بتایا گیا کہ جنوری 2024 سے یکم مارچ 2025 تک سول اسپتال کراچی میں سی ایس او ایم کے 100 مریضوں کی سرجری کی گئی، جن میں سے 69 فیصد یونٹ ون اور 31 فیصد یونٹ ٹو میں کی گئیں، سیمینار میں یہ بھی بتایا گیا کہ کان میں درد یا سوزش کے علاج میں تاخیر کی وجہ سے سرجری کی ضرورت پیش آتی ہے اور کچھ کیسز میں مریض سماعت سے مکمل طور پر محروم ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی بیماری کے آخری اسٹیج پر ڈاکٹر سے رجوع کرتا ہے جس کے باعث اسے پھر آلہ سماعت کا سہارا لینا پڑتا ہے، سماعت کے عالمی دن کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر زیبا احمد نے کہا کہ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کی جانب سے سماعت کا عالمی دن سب سے پہلے 2007 میں منایا گیا تھا، ڈاکٹر زیبا احمد نے کہا کہ یہ دن دنیا بھر میں سماعت کی دیکھ بھال کی سہولیات کی یاد دہانی ہے جو امراض سے بچاؤ، تھراپی کے ساتھ ساتھ سماعت کو محفوظ رکھنے کے

لیے ری ہیبی لیٹیشن کے طریقہ کار پر توجہ مرکوز کرتا ہے، یہ سماعت اور ہیئرنگ کیئر کے مقصد کے لیے یہ ایک انتہائی اہم دن ہے، پروفیسر زیبا نے کہا کہ میں اس بات پر زور دیتی ہوں کہ یہ ہیئرنگ کیئر جو ڈبلیو ایچ او کی جانب سے کی جارہی ہے احتیاطی تدابیر کے حوالے سے بالکل درست ہے، ان کا کہنا تھا کہ ان احتیاطی تدابیر کا آغاز گھر سے ہوتا ہے، انہوں نے کہا کہ اس حوالے سے تربیت کا آغاز گھر سے ہوتا ہے، ڈاکٹر زیبا کا کہنا تھا کہ سماعت متاثر ہونیکی بہت سی وجوہات ہیں جیسا کہ خسرے کی وجہ سے نوزائیدہ بچوں میں پیدائشی نقائص ہو جاتے ہیں، ان کا کہنا تھا کہ بچوں میں سانس کی اوپری نالی میں بھی انفیکشن سے سماعت متاثر ہوتی ہے، انہوں نے مزید بتایا کہ جلد کی دائمی بیماری کی وجہ سے بھی کان کا پردہ متاثر ہوتا ہے جس کے نتیجے میں کرونک اوٹائٹس میڈیا نامی بیماری پیدا ہوتی ہے، انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ متاثرہ فرد پر سماعت متاثر ہونے کا وسیع پیمانے پر اثر پڑتا ہے، بشمول مواصلات، ادراک، سماجی سطح پر تنہا ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیم اور ملازمت تک محدود رسائی جیسے سماجی اور معاشی مسائل شامل ہیں، بعدازاں سول اسپتال کے ای این ٹی وارڈ سے لے کر ڈاؤ میڈیکل کالج کے کلاک ٹاور تک آگاہی واک کا انعقاد کیا گیا، واک کے اختتام پر ڈاکٹر صبا سہیل کی قیادت میں ورلڈ ہیئرنگ ڈے کی تھیم کی مناسبت سے جامنی رنگ کے غبارے فضا میں چھوڑے گئے۔

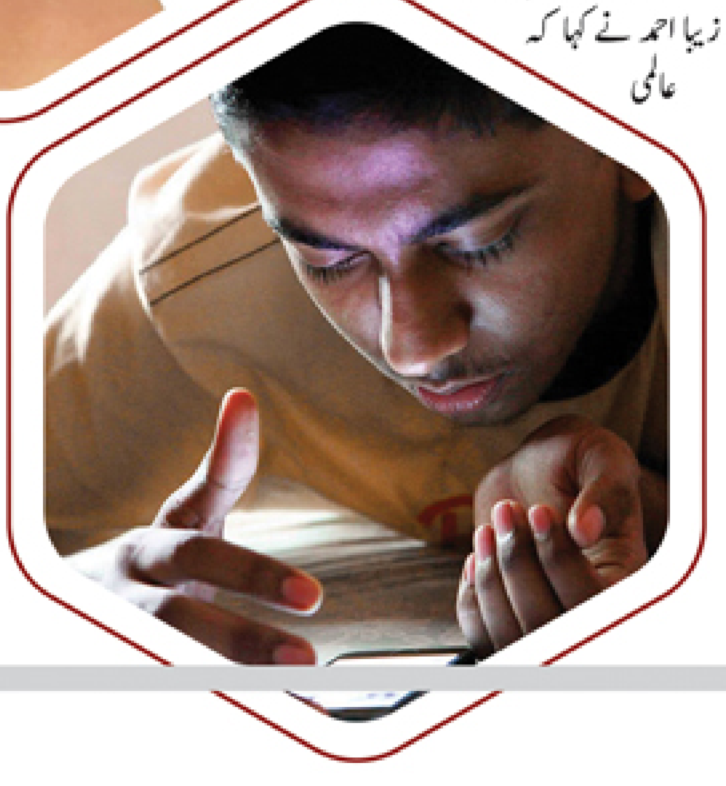

بینکنگ تفصیلات چرانے کے لیے سائبر حملوں میں اضافہ

اینڈرائیڈ اسمارٹ فونز پر ٹروجن بینکر حملوں کی تعداد 2023 میں 4 لاکھ 20 ہزار سے بڑھ کر 2024 میں 12 لاکھ 42 ہزار ہوگئی

ٹروجن بینکر میل ویئر بدنیتی پر مبنی پروگرام ہیں جو کسی شخص کی آن لائن بینکاری، ای ادائیگی یا کریڈٹ کارڈ خدمات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں

سائبر کرمنلز بینکنگ تفصیلات چوری کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر میل ویئر ڈسٹری بیوشن پر انحصار کرتے ہوئے حکمت عملی تبدیل کر رہے ہیں'

سائبر کرمنلز ایس ایم ایس یا میسجنگ ایپس یا دیگر میسنجرز کے ذریعے لنکس بھیج کر صارفین کو بدنیتی پر مبنی ویب پیجز کی طرف راغب کرتے ہیں

کنزیومر واچ ڈیسک

ایک نئی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ 2023 کے مقابلے 2024 میں اسمارٹ فونز سے صارفین کی بینکنگ تفصیلات چرانے کے لیے سائبر حملوں کی تعداد میں 196 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ڈان اخبار میں شائع رپورٹ کے مطابق روسی سائبر سیکیورٹی اور اینٹی وائرس فرم کیسپرسکی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اینڈرائیڈ اسمارٹ فونز پر ٹروجن بینکر حملوں کی تعداد 2023 میں 4 لاکھ 20 ہزار سے بڑھ کر 2024 میں 12 لاکھ 42 ہزار ہوگئی۔ٹروجن بینکر میل ویئر بدنیتی پر مبنی کمپیوٹر پروگرام ہیں جو کسی شخص کی آن لائن بینکاری، ای ادائیگی یا کریڈٹ کارڈ خدمات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں۔'2024 میں موبائل میل ویئر خطرے کا منظر نامہ' کے عنوان سے شائع ہونے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 'سائبر کرمنلز بینکنگ تفصیلات چوری کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر میل ویئر ڈسٹری بیوشن پر انحصار کرتے ہوئے حکمت عملی تبدیل کر رہے ہیں'۔گزشتہ ایک سال کے دوران دنیا بھر میں اسمارٹ فون صارفین پر 3 کروڑ 33 لاکھ سے زائد حملے ہوئے جن میں مختلف قسم کے میل ویئر اور ناپسندیدہ سافٹ ویئر شامل تھے۔سائبر کرمنلز ایس ایم ایس یا میسجنگ ایپس، ای میل ایجنٹ یا دیگر میسنجرز کے ذریعے لنکس بھیج کر صارفین کو بدنیتی پر مبنی ویب پیجز کی طرف راغب کرتے ہیں اور ٹروجن بینکرز ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے دھوکا دیتے ہیں۔رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ بعض معاملات میں سائبر کرمنلز ہیک شدہ اکاؤنٹ سے پیغامات بھیجتے ہیں جس کی وجہ سے فراڈ زیادہ قابل اعتماد دکھائی دیتا ہے، صارفین کو دھوکا دینے کے لیے حملہ آور اکثر ٹرینڈنگ خبروں کا سہارا لیتے ہیں اور فوری ضرورت کا احساس پیدا کرنے اور متاثرین کو غیر محفوظ محسوس کرانے کے لیے موضوعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

اگر چہ ٹروجن بینکرز میل ویئر کی سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی قسم تھے، لیکن متاثرین کی 6 فیصد تعداد کے لحاظ سے مجموعی طور پر چوتھے نمبر پر ہیں۔ سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے زمرے میں ایڈ ویئر ہے جن سے متاثرہ صارفین کی تعداد 57 فیصد ہے، اس کے بعد جنرل ٹروجن (25 فیصد) اور رسک ٹولز (12 فیصد) ہیں۔ایڈ ویئر ایک قسم کا میل ویئر سافٹ ویئر ہے جو صارفین کو ٹارگٹڈ اشتہارات فراہم کرتا ہے،ٹروجن وائرس صارفین کو اسے انسٹال کرنے کے لیے خود کو قانونی سافٹ ویئر کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔پالیسی ایڈووکیٹ اور آئی ٹی کے ماہر شہزاد شاہد نے کہا کہ موبائل بینکنگ میل ویئر حملوں میں خطرناک حد تک اضافے نے سائبر سیکیورٹی کے حوالے سے کثیر الجہتی نقطہ نظر اپنانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ لوگوں کو محفوظ ڈیجیٹل طریقوں کے بارے میں تعلیم دی جانی چاہیے جیسے مشکوک لنکس سے بچنا، ملٹی فیکٹر تصدیق کا استعمال کرنا اور باقاعدگی سے سیکیورٹی اپ ڈیٹس انسٹال کرنا۔

گوگل والیٹ اب پاکستان میں بھی دستیاب

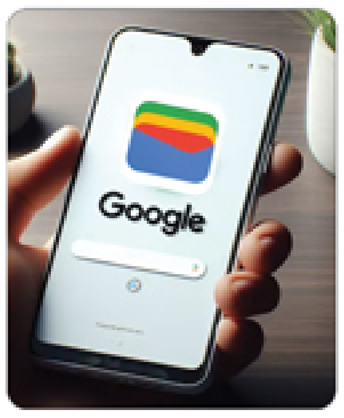

نیویارک (کنزیومر واچ نیوز) صارفین اب موبائل ڈیوائسز کے ذریعے آن لائن، اِن ایپ اور کانٹیکٹ لیس ادائیگیاں کر سکیں گے۔گوگل کے مطابق بینک الفلاح، بینک ا?ف پنجاب، فیصل بینک نور، ایچ بی ایل، جاز کیش، میزان بینک اور یو بی ایل کے کارڈ ہولڈرز اپنے کارڈز کو گوگل والیٹ میں شامل کر کے اینڈرائیڈ فون یا ویئر او ایس ڈیوائسز کے ذریعے وہاں ادائیگی کر سکیں گے جہاں کانٹیکٹ لیس پیمنٹس قبول کی جاتی ہیں۔

چینی سائنسدانوں کا کارنامہ، فالج اور ہارٹ اٹیک سے بچاؤ کی ویکسین تیار

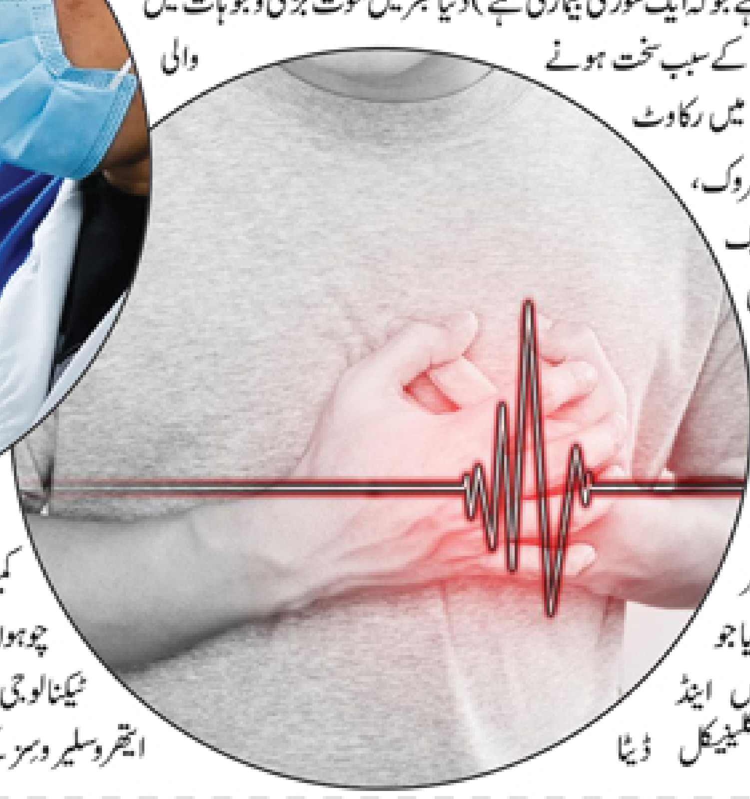

بیجنگ (کنزیومر واچ نیوز) چین میں سائنس دانوں نے ایک ویکسین بنائی ہے جو خون کی شریانوں میں مواد کو جمع ہونے سے روکنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔شریانوں میں موجود یہ ذخیرہ خون کے لوتھڑے، فالج اور ہارٹ اٹیک کا سبب بن سکتا ہے۔شریانوں میں چکنائی کا ذخیرہ ہونا (جس کو ایتھروسلوروسز کے نام سے جانا جاتا ہے جو کہ ایک سوزشی بیماری ہے) دنیا بھر میں موت بڑی وجوہات میں سے ایک ہے۔سوزش کے سبب سخت ہونے والی شریانیں خون کے بہا میں رکاوٹ ڈال سکتی ہے اور نتیجتاً اسٹروک، انیوریزم یا ہارٹ اٹیک تک لے جا سکتی ہے۔عرصے سے سائنس دان یہ بات ماننتے ا?ئے ہیں کہ ویکسینیشن کے ذریعے اس بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔اب جرنل نیچر کمیونیکیشنز میں شائع ہونے والی نئی تحقیق میں ایک ویکسین کے متعلق بتایا گیا جو چوہوں میں ایتھروسلیروسز کو ختم کر سکتی ہے۔چین ہیچنگ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سائنس دانوں نے مقالے میں لکھا کہ ان کا نینو ویکسین ڈیزائن اور پری کلینیکل ڈیٹا ایتھروسلیروسز کے حفاظتی علاج کی صلاحیت کو پیش کرتا ہے۔

شرح سود کم نہ کئے جانے پر تاجر برادری ناخوش

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) کاروباری برادری مانیٹری پالیسی میں انٹرسٹ ریٹ کے کم نہ کئے جانے پر ناخوش ہے۔صدر ایف پی سی سی ا?ئی عاطف اکرام شیخ نے کاروبار کرنے کی لاگت میں کمی لانے اور کاروباری سرمائے تک رسائی کو آسان بنانے کے لئے بنیادی شرح سود میں 500 بیسس پوائنٹس کی کمی کا مطالبہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق بنیادی افراط زر فروری 2025 میں 1.5 فیصد ریکارڈ کی گئی ہے۔

ایف بی آر نے کراچی CTO میں نئے ریفنڈز کمشنر کی تقرری کر دی

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے کراچی کے کارپوریٹ ٹیکس آفس (CTO) میں نئے کمشنر (ریفنڈز) کے طور پر عمران علی شیخ، جو کہ ان لینڈ ریونیو سروس (IRS) بی ایس-19 کے افسر ہیں، کی تقرری کی ہے۔اس فیصلے کا مقصد ریفنڈ کی پروسیسنگ میں تاخیر کو دور کرنا اور ٹیکس دہندگان کی خدمات میں بہتری لانا ہے۔ایف بی آر نے عمران علی شیخ کو ان کی پچھلی ذمہ داریوں سے، جہاں وہ کمشنر زون-II، ریجنل ٹیکس آفس (RTO-II)، کراچی کے طور پر کام کر رہے تھے، منتقل کیا ہے۔

اس کے علاوہ، انہیں ایف بی آر کے ضوابط کے مطابق کمشنر-آئی آر، زون-I، سی ٹی او کراچی کی اضافی ذمہ داری بھی سونپی گئی ہے۔ریفنڈ کمشنر کی تقرری کراچی ٹیکس بار ایسوسی ایشن (KTBA) کی مسلسل درخواستوں کے بعد کی گئی ہے، جنہوں نے ایف بی آر سے طویل عرصے سے خالی اس عہدے کو پر کرنے کی درخواست کی تھی۔ ایک باضابطہ خط میں، کے ٹی بی اے نے ایف بی آر کے

چیئرمین کو اس بات کی اہمیت پر زور دیا تھا کہ سی ٹی او کراچی میں زون-II کے لئے کمشنر ان لینڈ ریونیو کی تقرری کی جائے تاکہ ریفنڈز کی بروقت پروسیسنگ کو یقینی بنایا جا سکے اور ٹیکس انتظامیہ کو مؤثر بنایا جا سکے۔کے ٹی بی اے نے نوٹیفکیشن نمبر 1977-I-IR/2024، مورخہ 30 جولائی 2024 کا حوالہ دیا تھا، جس کے تحت عارضی طور پر ایک کمشنر ان لینڈ ریونیو (OPS) (ریفنڈز) کی اضافی ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں۔تاہم، اس تین ماہ کی مدت کے ختم ہونے کے بعد یہ عہدہ خالی رہا، جس کے نتیجے میں انتظامی رکاوٹیں اور ریفنڈ کیسز کا بڑھتا ہوا بیک لاگ پیدا ہو گیا۔ایک مختص ریفنڈ کمشنر کی عدم موجودگی کی وجہ سے ٹیکس دہندگان کی خدمات میں نمایاں تاخیر ہوئی، جن میں استثنائی سرٹیفکیٹ کا اجرا، ریفنڈز کی پروسیسنگ اور عمومی تعمیل سے متعلق طریقہ کار شامل ہیں۔ان رکاوٹوں نے ٹیکس دہندگان اور ٹیکس کے پیشہ ور افراد کے لئے نمایاں چیلنجز پیدا کیے، جس سے ایف بی آر کی کارروائیوں کی مؤثریت اور شفافیت پر اثر پڑا۔اس اہم تقرری کے علاوہ، ایف بی آر نے دیگر اعلیٰ سطح کی منتقلیوں کا بھی اعلان کیا ہے۔

کنزیومر واچ ڈیسک

مہنگی بجلی نے ملکی صنعتوں کا بھٹہ بٹھا دیا

چین، بھارت، امریکا، یورپی یونین اور خطے کے دیگر کئی ممالک کے مقابلے میں پاکستان کا صنعتی شعبہ بجلی کی دگنی قیمت ادا کر رہا ہے

امریکا اور بھارت میں گزشتہ سال بجلی کی اوسط قیمت 6.3 سینٹ فی کلوواٹ، چین میں 7.7 سینٹ اور یورپی یونین میں 11.5 سینٹ تھی

پاکستان میں گزشتہ سال صنعتوں کے لیے بجلی کی اوسط قیمت 13.5 سینٹ فی یونٹ رہی، جس سے اس کی برآمدی مسابقت پر منفی اثر پڑا

پاکستانی صنعتوں کو اندرون ملک اور بیرون ملک مصنوعات برآمد کرنے میں درپیش مشکلات مزید بڑھ رہی ہیں، رپورٹ میں انکشاف

پاکستان کا صنعتی شعبہ چین، بھارت اور امریکا کے مقابلے میں بجلی کی قیمتوں سے تقریباً دگنا اور یورپی یونین سے بھی زیادہ قیمت ادا کر رہا ہے، جس سے اس کی برآمدی مسابقت پر منفی اثر پڑ رہا ہے۔ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق پیرس میں قائم انٹرنیشنل انرجی ایجنسی (آئی ای اے) کی تازہ ترین 'الیکٹریسٹی 2025- اینالسز اینڈ فارکاسٹ ٹو 2027' رپورٹ کے مطابق امریکا اور بھارت میں 2024 میں بجلی کی اوسط قیمت 6.3 سینٹ فی کلو واٹ گھنٹہ، چین میں 7.7 سینٹ، ناروے میں 4.7 سینٹ اور یورپی یونین میں 11.5 سینٹ تھی۔

اس کے مقابلے میں پاکستان میں توانائی سے بھرپور صنعتوں کے لیے بجلی کی اوسط قیمتیں 2024 میں 13.5 سینٹ فی یونٹ رہیں۔اگرچہ پاکستان میں بجلی کی قیمت کو خاص طور پر رپورٹ نہیں کیا گیا، کیونکہ وہ آئی ای اے کا رکن نہیں ہے، لیکن اس میں یورپی یونین کو درپیش چیلنجز کی تفصیل سے وضاحت کی گئی ہے، جہاں 2024 میں بجلی کی اوسط قیمت 11.5 سینٹ تھی جو پاکستان کے مقابلے میں تقریباً 18 فیصد کم تھی۔اس سے جزوی طور پر پاکستانی صنعتوں کو اندرون ملک اور بیرون ملک مصنوعات برآمد کرنے میں درپیش مشکلات کی نشاندہی ہوسکتی ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یورپ کو ڈی انڈسٹریلائزیشن کا سامنا ہے، کیونکہ توانائی کی زیادہ لاگت نے صنعتوں کو پیچھے دھکیل دیا ہے، سستی بجلی اقتصادی ترقی کے لیے ضروری ہے. بجلی کی بلند قیمتیں یورپی توانائی سے بھرپور صنعتوں کی مسابقت کو مسلسل کمزور کر رہی ہیں۔

2023 میں نرمی کے بعد 2024 کے ابتدائی اعداد وشمار سے پتا چلتا ہے کہ یورپی یونین میں توانائی سے بھرپور صنعتوں کے لیے بجلی کی اوسط قیمتوں میں پچھلے سال کے مقابلے میں صرف 5 فیصد کی کمی ہوئی ہے، تاہم یہ اب بھی 2019 کے مقابلے میں 65 فیصد زیادہ ہے۔2022 میں ریکارڈ بلند ترین سطح سے گرنے اور 2023 کے مقابلے میں قدرے کم ہونے کے باوجود 2024 میں یورپی یونین میں توانائی پر مبنی صنعتوں کے لیے بجلی کی قیمتیں اوسطاً امریکا کے مقابلے میں دوگنا اور چین کے مقابلے میں 50 فیصد زیادہ تھیں۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بجلی کی زائد قیمتوں نے یورپی صنعتوں کو زیادہ تر یورپی یونین کے ممالک میں کھپت کی سطح پر غیر مساوی طور پر متاثر کیا ہے، کم سے درمیانی بجلی کی کھپت والے کاروباری اداروں نے 2021 اور 2024 کے درمیان زیادہ مستحکم ٹیرف کا لطف اٹھایا، جس کے نتیجے میں بڑے صارفین کے مقابلے میں قیمتوں میں اتار چڑھاؤ میں کمی ہوئی۔2019 کے مقابلے میں 2022 میں یورپی یونین کی توانائی سے بھرپور صنعتوں کے لیے بجلی کی قیمتوں میں اوسطاً 160 فیصد اضافہ ہوا، جب کہ درمیانے صارفین کو 80 فیصد اور کم کھپت والے کاروباری اداروں کے لیے قیمتوں میں 60 فیصد اضافہ ہوا۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بجلی کی طلب میں زبردست اضافہ ایک نئے 'بجلی کے دور' کا آغاز کر رہا ہے، جس کی مانگ 2027 تک بڑھنے والی ہے۔آئی ای اے نے کہا کہ اس رپورٹ کی 2025-2027 کی پیشگوئی کی مدت کے دوران عالمی سطح پر بجلی کی کھپت میں تیز ترین رفتار سے اضافے کی توقع ہے، جس میں بڑھتی ہوئی صنعتی پیداوار، ایئر کنڈیشننگ کے بڑھتے ہوئے استعمال، بجلی کی رفتار میں تیزی اور دنیا بھر میں ڈیٹا سینٹرز کی توسیع شامل ہے۔2024 میں عالمی سطح پر بجلی کی طلب میں 4.3 فیصد اضافہ ہوا، 2027 میں اس میں 4 فیصد کے قریب اضافے کی پیشگوئی کی گئی ہے، اگلے 3 سال میں، عالمی سطح پر بجلی کی کھپت میں 3500 ٹیراواٹ گھنٹے (ٹی ڈبلیو ایچ) کا غیر معمولی اضافہ ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔یہ ہر سال دنیا کی بجلی کی کھپت میں جاپان کے مساوی سے زیادہ اضافے سے مطابقت رکھتا ہے، یہ 2023 میں 2.5 فیصد اضافے کے مقابلے میں بھی تیز رفتار تھا، جب چین، بھارت اور جنوب مشرقی ایشیا میں مضبوط ترقی یافتہ معیشتوں میں گراوٹ کی وجہ سے متاثر ہوئی تھی۔2027 تک بجلی کی زیادہ تر اضافی طلب ابھرتی ہوئی معیشتوں کی طرف سے آئے گی، جن کی ترقی کا 85 فیصد حصہ بننے کی توقع ہے۔2024 میں عالمی سطح پر بجلی کی طلب میں نصف سے زیادہ اضافہ چین سے آیا، جہاں گزشتہ سال کی طرح 2024 میں 7 فیصد اضافہ ہوا، چین میں بجلی کی طلب میں 2027 تک اوسطاً 6 فیصد سالانہ اضافے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔بھارت، جنوب مشرقی ایشیائی ممالک اور دیگر ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں بھی معاشی توسیع اور ایئر کنڈیشنر کی بڑھتی ہوئی ملکیت کی وجہ سے طلب میں زبردست اضافہ متوقع ہے، بھارت میں بجلی کی طلب میں اگلے 3 سال میں اوسطاً 6.3 فیصد سالانہ اضافے کی پیش گوئی کی گئی ہے، جو 2015-2024 کی اوسط شرح نمو 5 فیصد سے زیادہ ہے۔اگرچہ بہت سی ابھرتی ہوئی معیشتیں بجلی کی طلب میں زبردست اضافہ دیکھ رہی ہیں لیکن افریقہ پیچھے ہے، تاہم حالیہ برسوں میں اہم پیشرفت ہوئی لیکن سب صحارا افریقہ میں 60 کروڑ افراد کو اب بھی قابل اعتماد بجلی تک رسائی حاصل نہیں ہے۔دوسری جانب چین میں بجلی کی فراہمی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے، جہاں توانائی کی حتمی کھپت میں بجلی کا حصہ (28 فیصد) امریکا (22 فیصد) یا یورپی یونین (21 فیصد) کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔چین کی بجلی کی کھپت 2020 کے بعد سے اس کی معیشت کے مقابلے میں تیزی سے بڑھ رہی ہے، جس سے اس رفتار کی نشاندہی ہوتی ہے جس سے تمام شعبوں میں بجلی کی فراہمی زور پکڑ رہی ہے۔2022-2024 کے 3 سال کے عرصے میں صنعتوں نے بجلی کی طلب میں تقریباً 50 فیصد اضافہ کیا، جب کہ کمرشل اور رہائشی شعبوں نے مجموعی طور پر 40 فیصد حصہ ڈالا۔چین میں صنعتی شعبہ زیادہ بجلی پر مبنی ہوگیا ہے، طلب میں ایک تہائی اضافہ شمسی پی وی ماڈیولز، بیٹریوں اور برقی گاڑیوں کی مینوفیکچرنگ سے آتا ہے، 2024 میں ان صنعتی شعبوں نے سالانہ 300 ٹی ڈبلیو ایچ سے زیادہ بجلی استعمال کی، یہ اتنی بجلی ہے جتنی اٹلی ایک سال میں استعمال کرتا ہے۔

اسٹیٹ ایجنٹس کے ذریعے ڈالر منتقلی کا انکشاف

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ درجنوں ریئل اسٹیٹ ایجنٹس مبینہ طور پر ہنڈی/حوالہ کے ذریعے دبئی میں ڈالر منتقل کر رہے ہیں تاکہ وہاں کی پراپرٹی مارکیٹ میں سرمایہ کاری کی جا سکے، اس رجحان کے باعث حالیہ دنوں میں روپے کے مقابلے میں ڈالر کی قدر پر دباو پڑا ہے۔ اعلیٰ سرکاری ذرائع نے دی نیوز کو پس پردہ گفتگو میں تصدیق کی کہ ایک بڑی رقم کھلی مارکیٹ سے غیر ملکی کرنسی، خاص طور پر امریکی ڈالر، میں تبدیل کر کے دبئی/متحدہ عرب امارات بھیجی گئی ہے تاکہ اسے پراپرٹی اور ریئل اسٹیٹ سیکٹر میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ ذرائع کا بتانا ہے کہ ایف بی آر نے معاملے کی سنگینی محسوس کرتے ہوئے ایسے ریئل اسٹیٹ ایجنٹس کی فہرست تیار کی ہے جو مبینہ طور پر اس سرگرمی میں ملوث ہیں۔ تاہم، یہ صرف اس بڑے اسکینڈل کی ابتدائی جھلک ہے، اور مزید تحقیقات کے لیے معاملہ ایف آئی اے اور دیگر متعلقہ حکام کے سپرد کرنے کی ضرورت ہے۔ سرکاری عہدیدار کا کہنا ہے کہ ایف بی آر اور متعلقہ اداروں نے 70 سے زائد ریئل اسٹیٹ ایجنٹس کی فہرست تیار کی ہے جو اپنے کلائنٹس سے کیش وصول کر کے اسے کھلی مارکیٹ میں غیر ملکی کرنسی میں تبدیل کرتے تھے اور پھر دبئی/متحدہ عرب امارات میں پراپرٹی سیکٹر میں سرمایہ کاری کے لیے منتقل کرتے تھے۔ پاکستان کے معروف پراپرٹی ٹائیکونز نے حکومت کو خبردار کیا تھا کہ اگر ٹیکس قوانین میں نرمی نہ کی گئی اور "نو سوالات" کی حد 10 ملین سے بڑھا کر 25 سے 50 ملین روپے نہ کی گئی تو سرمایہ کاری دبئی/متحدہ عرب امارات منتقل ہو سکتی ہے، یہ تجویز ٹیکس قوانین ترمیمی بل 2024 میں شامل تھی، جو اس وقت قومی اسمبلی کی فنانس اینڈ ریونیو کمیٹی میں زیر غور ہے۔ حکومت نے ایف بی آر کو دو ماہ کی مہلت دی ہے تاکہ وہ ایک ایسی ایپ تیار کرے جو فائل شدہ ٹیکس گوشواروں میں رضاکارانہ ترامیم کی سہولت فراہم کرے، تاکہ لوگ اپنی جائیداد کی مالیت کو از خود درست کر سکیں۔

کراچی میں ٹریفک چالان سے حکومت 1 کو ارب روپے سے زائد کی آمدنی

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) ایڈیشنل آئی جی جاوید عالم اوڈھو کا کہنا ہے شہر میں ٹریفک چالان سے حکومت کو 1 ارب روپے سے زائد کا ریونیو ملا۔ کراچی میں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایڈیشنل آئی جی کراچی جاوید عالم اوڈھو کا کہنا تھا ٹریفک کے مسائل ہیں، لیکن اداروں کے بغیر ٹریفک کو کنٹرول نہیں کیا جاسکتا، ترقیاتی کاموں کے باعث بھی کافی لوڈ آجاتا ہے، ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ کا کردار بھی اہم ہے، حادثے میں غلطی کا معلوم ہونا چاہیے تاکہ کارروائی کی جاسکے۔ ایڈیشنل آئی جی پولیس کا کہنا تھا سگنلز لگانا پولیس کا کام نہیں، ایک سال میں 5 لاکھ گاڑیاں ضبط کیں، ٹریفک کی صورتحال کافی حد تک بہتر ہوئی ہے۔ ڈی آئی جی ٹریفک پیر محمد شاہ نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پریشر ہارن اور فینسی نمبر پلیٹس وغیرہ کا استعمال غیر قانونی ہے اور ایسی اشیاء بیچنے والے دکانداروں کیخلاف بھی کارروائی کر رہے ہیں۔ ڈی آئی جی ٹریفک نے کہا کہ مجموعی طور پر 27 ہزار سے زائد نمبر پلیٹس، ہوٹرز، پریشر ہارن تلف کریں گے، شہر میں ہونے والے حادثات کے جائزے کے لیے ایک ٹیم تشکیل دے رہے ہیں، کراچی ایکسیڈنٹ اینالائسز ٹیم 10 افراد پر مشتمل ہوگی، یہ ٹیم حادثے کی وجوہات کا تعین کرے گی اور سراغ لگائے گی اور حادثات کا ڈیٹا بھی مرتب کرے گی۔ ڈی آئی جی پیر محمد شاہ کا کہنا تھا حادثات میں سب سے زیادہ اموات موٹر سائیکل سواروں کی ہو رہی ہے، اس کے علاوہ جلد ہی ایک ایپ بھی تیار کرنے جا رہے ہیں۔

یو اے ای پاکستان میں بڑی سرمایہ کاری کریگا، قونصل جنرل

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے قونصل جنرل کراچی بخیت عتیق الرومیثی کا کہنا ہے کہ آئندہ برسوں میں یو اے ای پاکستان میں بڑی سرمایہ کاری کریگا۔ یو اے ای کے قونصل جنرل کراچی بخیت عتیق الرومیثی کی جانب سے کراچی کی بزنس کمیونٹی کے اعزاز میں خصوصی دعوت افطار دی گئی جس میں کراچی کے نامور تاجروں نے شرکت کی۔ افطار ڈنر میں پاکستان کے ہیلتھ سیکٹر اور ایجوکیشن سے منسلک نامی گرامی شخصیات بھی خصوصی طور پر شریک ہوئیں۔ افطار ڈنر کے دوران تاجروں کی تواضع پاکستانی و عربی کھانوں اور مشروبات کے ذریعے کی گئی۔ اس موقع پر قونصل جنرل یو اے ای بخیت عتیق الرومیثی کا کہنا تھا کہ پاکستان اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات کئی دہائیوں پر محیط ہیں۔ آنے والے برسوں کے دوران یو اے ای پاکستان میں بڑی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ ماضی میں پاکستان کا یو اے ای کی ترقی میں ایک کلیدی کردار رہا ہے۔ یو اے ای کے صحت شعبہ میں ان گنت پاکستانی ڈاکٹرز اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

بخیت عتیق الرومیثی نے کہا کہ کھیلوں کے شعبے میں بھی دونوں ملکوں کے باہمی تعاون کے لیے بے شمار مواقع موجود ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان فوڈ سیکیورٹی کے شعبوں میں کام کیا جا سکتا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ یو اے ای حکومت پاکستان کی معیشت کے استحکام کے لیے ہر ممکن کوششیں اور تعاون ہر سطح پر کر رہی ہے، پاکستان میں ہونے والا پہلا بین الاقوامی کھجور فیسٹیول اس کا عملی ثبوت ہے۔

موڈیز نے پاکستانی بینکوں کا منظرنامہ مستحکم سے مثبت کر دیا

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) موڈیز کے مطابق مثبت منظرنامہ بینکوں کی لچکدار مالی کارکردگی کے سبب کیا گیا ہے، مثبت منظرنامہ ایک سال قبل کے مقابلے بہتر معاشی حالات کا اظہار بھی ہے۔ ریٹنگ ایجنسی کے مطابق سال 2025 میں پاکستان کی معاشی نمو 3 فیصد تک رہنے کی توقع ہے جو سال 2024 میں 2.5 فیصد تھی۔ اس حوالے سے وزیراعظم شہباز شریف کے کوآرڈینیٹر رانا احسان افضال خان کی جانب سے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا گیا کہ ایک سال میں یہ زبردست کارکردگی وزیراعظم شہباز شریف اور ان کی معاشی ٹیم کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے جس کے باعث ملک غیر یقینی صورتحال سے نکل کر استحکام کی طرف آ گیا ہے۔

رمضان کے پہلے عشرے میں چینی کی قیمت میں 10 روپے فی کلو کا اضافہ

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) رمضان کے پہلے عشرے میں چینی کی قیمت میں 10 روپے فی کلو کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ لاہور میں چینی کی قیمت میں 10 روپے فی کلو اضافہ ہوا جس کے بعد چینی کی فی کلو قیمت 170 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ صدر کریانہ مرچنٹ ایسوسی ایشن نے صورتحال کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے چینی مزید مہنگی ہونے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ چینی مہنگی ہونے سے بیکری آئٹمز، مشروبات مہنگے ہونے کا خدشہ ہے۔ پشاور میں بھی 15 دن میں فی کلوگرام چینی کی قیمت میں 10 روپے کا اضافہ ریکارڈ ہوا ہے اور ریٹیل مارکیٹ میں فی کلو چینی 170 روپے میں فروخت ہو رہی ہے جبکہ ہول سیل مارکیٹ میں چینی کی فی کلو قیمت 167 روپے ہو گئی ہے۔

میری ٹائم وزارت میں ایک اور مالیاتی اسکینڈل سامنے آگیا

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) میری ٹائم وزارت میں زمین کے ٹھیکے کے بعد چلتے جہاز فروخت کرنے کا اسکینڈل سامنے آگیا۔ ذرائع کا بتانا ہے کہ پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن (پی این ایس سی) کی جانب سے 2 آپریشنل جہاز فروخت کر دیے گئے۔ ذرائع کے مطابق جہاز 'لاہور' کیپ ون کیٹگری کا تھا جو یومیہ 27 ہزار 500 ڈالرز پر عراقی بندرگاہ پر ٹھیکے پر آمدن کما رہا تھا۔ ذرائع کا بتانا ہے کہ جہاز 'کوئٹہ' پاکستانی ریفائنریز کے طویل مدتی ٹھیکے پر تقریباً 12 ہزار ڈالر یومیہ کما رہا تھا۔ ذرائع کے مطابق پی این ایس سی نے ریفائنریز کے لیے باہر سے چارٹر جہاز 'سوین لیک' 8 لاکھ ڈالر ماہانہ پر لیا جس سے تقریباً 2 لاکھ ڈالر نقصان ہوا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ جہاز آپریشنل اور منافع بخش تھے، اسکریپ کے بجائے شپنگ کمپنیز کی جانب سے خریدے گئے، دونوں جہازوں کی موجودہ فریٹ مارکیٹ کم از کم 40 ہزار ڈالرز یومیہ ہے۔ ذرائع کے مطابق پی این ایس سی کے لیے 5 جہازوں کی خریداری کا معاملہ پی پی آر اے میں زیر التوا ہے۔ ترجمان پی این ایس سی کے مطابق دو جہازوں کی فروخت کا عمل جاری ہے، بورڈ کی منظوری سے فروخت کا فیصلہ ہوا، جہاز فائدہ مند نہیں تھے، اجازت ملتے ہی نئے جہاز خریدیں گے۔

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3